

# مجموعہ قومنذیل کتابیں اسمیں

شریک ہیں

Checked 1967

قبضہ

CHECKED 1965

- ۸۳ (۱) مطلع خورشید ۱ - - - - - ۶ - ۳ - -
- ۸۴ (۲) تسہیل التواریخ ۲ - - - - - ۰ - ۴ - -
- ۸۵ (۳) زبدۃ الحکمت ۳ - - - - - ۰ - ۴ - -
- ۸۶ (۴) نریاق پیغمبر ۴ - - - - - ۶ - ۲ - -
- ۸۷ (۵) ضروری المطب ۵ - - - - - ۶ - ۲ - -
- ۸۸ (۶) ذخیرۃ سعادت ۶ - - - - - ۶ - ۳ - -
- ۸۹ (۷) ترجمہ مشنری بوعلی قلندر (کنسٹر الاسرار) ۷ - - - - - ۶ - ۲ - -
- ۹۰ (۸) ترجمہ ہندنامہ عطار (چشم فیض) ۸ - - - - - ۳ - - -
- ۹۱ (۹) ابرت جلد ۹ - - - - - ۶ - - -



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين



يا طاهر الطاهر  
يا طاهر الطاهر  
يا طاهر الطاهر  
يا طاهر الطاهر  
يا طاهر الطاهر





گل نگر زبان لمصنعه اہان غنچہ فیض حمدی وایت زبان خارشکر او سکون گویا پڑ  
 زمین پر مین روان ہو بحر احسان پڑ فلک یک حمیت اوتا دوار کان لغت  
 جواہر دواہر مشور تحیات جیذ ثمار روح پر فتوح اور صدر شرح اوس مطلع  
 دیوان ہمالت یکہ جسے مجموعہ وقافیتیں جہی والسی نو فرو غیاب اینی ہدایت کا  
 کر کے دُر ز غر ندایا اما فصیح العرب و العجم کو آویزہ گوش عالم و عالمیان کا کیا پڑ  
 اور جواہر منظوم صلوٰۃ لا تعد موزون عتدا اوس باعث ایجاد و تکوین کو کیجئے حامل انوار  
 از ہار و کامیط عن النوی الا وھی یوحی و دوش جان و جانیان کو موش و موزن فرمایا  
 جفا ایسی خاتم النبیین کہ جگادین متین نامح مل و ادیان سابقین و سنت سنۃ جلی برج  
 سنن انبیاء و مرسلین پڑ اعنی فخر النبیین پڑ خاتم المرسلین پڑ مصباح شہستان نبوت پڑ شکوہ  
 ایوان سالت پڑ مرغوب از باب طریقت پڑ مطلوب اصحاب حقیقت پڑ شفیع المذنبین پڑ  
 انیس المؤمنین پڑ بنی اکھرین پڑ امام القبلتین پڑ مجمع خلعت قرابت مکان قباب قومین  
 ادنی کحل کحل الجواہر از اربع البصر ماطفی پڑ خاتم فص سالت پڑ عالم نص نبوت حضرت احمد  
 محمد مصطفیٰ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم منقبت نفحات راسحات درود طلیات  
 اور تحیات زاکیات و ارواح طیبہ و رشید طایرہ مشاہیر آل اطہار اور جاہلہ اصحاب کیا  
 خصوصاً چار رکن مشکوی شہ رحمہ اللہ مصطفوی اور چار عنصر کالبہ خلافت بنوی یعنی  
 خلفاء الراشدین ائمہ المہدیین کے مروج و معطر ہو کہ جنہوں کے اپنے حسن اجتہاد  
 کو رباطان جہات کو سالک مسکات انش و آگاہی کا فرمایا رضوان اللہ علیہم اعلیٰ اجمعین  
 و اتباعہم و اجزائہم جمعین مدح سخن اما بعد قافیہ سخن انجمن فصاحت اور عذلیہ  
 چمن طاعت پر کہ مشاطہ عدالت معنی بروری اور قابو و شیرکان سخن گسری کو مین

مخفی و محجب نہ ہے کہ کوئی متاع از بسن گران مایہ اور رہشمن گران بہا سخن سے  
 دوکان اسکان میں بازار گمان منم و رسا کو ہاتھ نہ آئی اور کوئی بضاعت و قیمت  
 انفسیہ پر ضیا کلام منطوق سے بازار و وار میں کاروانان دہن و شعور کی ہنیں پائی  
 عوہ و حلی خرد کی بجز تدارک میں گو متواتر غوطہ مار لیکن درتیم گران ترشلا و سگے  
 قبضہ و خل میں نہ آیا ہے اور جماعت رمال عقلا و دائرہ بیاض جزو میں ہر خیز و موج  
 او سکا چاہا پر کینہ طبع زائچہ صنیع سے استخراج حکم نظیر شکل فرج بخش او سکی کا نہوا ہے  
 صیغہ فی شو کوئی چیز درست عزیز زائد اس سے ملی ہے اور مصوہ فکر کے مرقع خیال میں  
 زیبا پر اس کوئی صورت متصور نہ ہوتی ہے وزن و مقدار اس رشا ہوار کا بچانے مگر  
 جوہری کامل ہے اور قدر و اعتبار اس نقد کامل العباد کا نہ بچانے والا صیغہ فی عاقل  
 اور انصافانہ تویہ ہر شہر کوئی گوہر نہیں سخن کے سوا ہے قدر و قیمت میں ای و در کیا ہے  
 نظم ایک دریا ہے ناپید کیا کہ جس کوئی عبور نہیں کر سکتا مگر موزونی اذبان پسندیدہ ہے  
 اور کلام موزون دہ میزان ہی گران بار کہ جس کو ادٹھا نہیں سکتا کوئی الابد و  
 دست طبائع سجیدہ آدم ہر سخن لیکن باوصف تنوع اسالیب اور تون ترکیب  
 اور تفاوت مراتب ذہانت اور تباہی درجات فراست کے شے جلا بخش اس گوہر شہر  
 اور موزون کن اس جوہر ہر سخن کا علم قوافی ہے کہ کوئی ناظم علی الحقیقہ  
 دریافت اس حقیقہ سے مستغنی نہیں کہ جب تک جوہری گوہر سخن کو رشتہ  
 نظم میں منتظم نہ کرے عقد گوی شاہد دل پسند حقیقہ سخن بلاغت کا نہوا اور تانیکہ  
 جس شعر و سخن کی میزان قافیہ میں ہم سنگ نیالی حاوی منظور انظار کامل العباد  
 اصحاب فصاحت کا نہوا ہرین علم پر مخفی نہیں ہے کہ شاعر لا علم کہ نہ قوافی سحر

محافل متجاوہ و متضاد ہوتا ہے اور کلام ایسا کہ مبدء اوقات محققا و علما فلہذا جب طالب صادق محبوبہ و فائق رائقہ اس فن سے ہمدوش ہوتے تلاش اوسکی عین غیرت یوسف طلقان سبحان طبیعت ہوتا و جب عاشق و اسکی صفت عذرا نکات فائقہ سو ہم آغوش ہوتے تاہم اوسکی باعث رشک لیلی نشان حسان جود ہوتا خسارہ سلامی عبارت کا منور و منضر ہوئے اور زلف مشکین لیلایہ مقال کی غیت نافہ و عجبہ ایک شعر اوسکا بیفاصلہ نائب مناب شتوی شیرازیان : اور ایک غزل اوسکی باعث خجلت غزالہ دیوان حجازیان : سطح اوسکا مقطع قصائد عراقیان : اور مقطع اوسکا خاتمہ کلام صفایانیاں : رباعی اوسکی جارا ربو کن خسارہ بغا و دلہند : اور ثنائی اوسکی آبروریز سلک گوہرین حسن کا خاطر پسند قطعہ قافیہ سخاں کہ میں کی گنج دو عالم بہر کہیں اقدار : مفتح ابواب بھجنہ مکہ دان : مرد سخن سیخ کی مشک بہانہ نظر ان مشاق صادق کو چاہیے کہ تاسمیں اسام علوم قوافی میں صاعد صاعد ایسی نامزدی کا ہووے کہ مجلس گوہر سخاں فصاحت میں شہرہ اوسکی سخنبری کا پہونچے : دخل تو اتر سخن چیان بد گھرے اوسکا کلام موزن خروج کرے : اور سماع قبول قطب رسان عالی خیرت پر عروج فرما دے ورنہ بدون حصول اس بے بہا کے کو رہنبری و باد پائی ہے لقبول شیخ شیراز سنقر نطن سے : انسان نمودار و ادب : چاہیے انسان کو نطق با صواب : در نیولاہر چند سلطان مخون سخن گوئے بزبان اردو اقلیم ضائر ضنا اقیقین بر علم زن اور فی زمانہ نواز عشق غزل نویسی کے کا نون خواطرحسب سطاہر احیاء میں شعلہ لگن گر تہذیب کلام اور اصول سخن کا کد کدوا سبب انضباط اطلاق و اقطاع کے فرصت و وقت نرمی کا چند سے حصول عذرا و غزل

کریں بلکہ بغور حصول مکمل نوشتہ اندہ شدہ بود کہ محض معیشت میں کہ انسان حرص کو  
اوس سے چارہ نہیں ہے شاغل ہو تو کم اور سقوط ذرا در وقت اشغال شوق کو مطالعہ کتب  
قوانی فارسی سے کہ مطلق میں فاصر ہے اور سوا ازین ایسا کوئی رسالہ بزبان اردو  
کہ دہن نشین طالب فن قوانی میں ہو کسی مستند میں متاخرین فی تالیف نہیں کیلئے  
خیر خواہ طالب فن پرتو صبر و صفت ذو المنیرہ الخلاق کتر جہانیاں نالائق  
باتخوان دبستان نادانی و بیلی سبب بجز لاعلمی و کم فہمی معصوم بجل غایت بحد  
محتاج شفاعت بنی امجد فقیر ابو عبد العزیز المدعو بہ منظور احمد غفرلہ امجد الاحدین  
عالم اکمل حکیم اجل مولوی ابو عبد اللہ محمد قلندر علی خلف الصدق سید غلام حسین  
رضی اللہ عنہما و نور مضجعا رضوی الحسینی نسباً و اخصی ذہباً نقشبندی مجدد  
مشہد بادی المہتمدی اصلاً و الصمدی الفخر آبا دمی و طائفہ بر طبق تاکید  
فرمایش مزید بردفق قدغن خواہش عید احباب عالیجناب جلیل النصاب کی اس  
عجالت نافذہ و جبرہ منبذہ کو کتب معتبرہ اہل فن جیسے رسالہ قافیہ عالم فیہ  
فاضل عظیم المثل علی بخلت ہند نامی مولانا عبد الرحمن جابی اور عنوان الشرف  
علامہ شرف الدین اسمعیل اور قطاس علامہ جبار اللہ مخدوم اور سید اشرف  
علامہ محسن طوسی اور سید جابی مولانا شمس فخری اصفہانی اور کتاب العجسم  
محمد بن تیس اور مناظر الانشاخ محمد گیلانی اور بدائع الصنائع مولانا  
عطاء اللہ حسینی اور رسالہ نور الدین ابن احمد اور مفتاح سکاکی اور زیائت  
شرح عودین ابن حاجب اور رسالہ علامہ عصر قدسہ و کلام دہر مولانا فیض الدین  
و غیر ہم سے انتخاب و دستبند کے زبان و بیانی مصطلحات قوانی و لغوی

مولانا شمس  
دین محمد  
السنہ  
۱۰۸۰ھ

و نظائر و وجوہ تسمیہ اصطلاح اور معنی قرار داد مصطلحان قوافی و لغت و اعتراض  
 و جواب مزجہ اور حکمات و اسامے حرف قوافی جدا جدا فارسی و عربی و اردو کی  
 بہ بیان مفصلہ تالیف و تصنیف کیا نہایت رب و ود کا اسید و ارہون کہ اس رسالہ کو  
 مقبول و مانوس طبع فیض منابع خاص عام کرے نہ آمین بہ العالمین عین  
 خدمت میں نکتہ سنجان حقائق بلاغت اور دقیقہ رسان قائل و فضا کے یہ ہے  
 کہ خطا و غلطی مصنف سراسر تقصیر پر نظر فرماوین کیونکہ فقیر ہیچیز فی تاجال کوئی  
 رسالہ قافیہ کا زبان اردو میں نہیں دیکھا پس باین معنی فقیر مستند آبادی  
 جامع قوافی و نظائر اردو کا بانی و بادر ہوں اور بادی سے بنظر استبداد فعل بہرہم خطا  
 واقع ہوتی ہے لہذا حتمی لامکان اصطلاح میں بنظر فرماوین اور دعاب خیر  
 حسن عاقبت سے مؤلف مذہب کو یاد کریں اِنَّ اللہَ لَا یُضِیْعُ اِحْصَاءَ الْمُحْسِنِیْنَ  
 کلام اول در تعریف قافیہ و معنی و وجوہ تسمیہ آن  
 شبذیر خامہ و قائل نگار ایضاح سخات رالیقہ میں سطم قرطاس پر اس طور سے  
 جو لانی کرتا ہے اور شتاب جبال نکات مدقہ قوافی کو طر کر کے منزل مقصود پر آتا ہے  
 گو بہر تحقیق کو کشتہ تصدیق میں پروتا ہے اور جال شاہد بیان کو جلوہ طور کاوتیا  
 قافیہ اصطلاح شعرا میں مراد ہے اوس مجموع و تمام سے کہ جسکی تکرار الفاظ مشتاقانہ و  
 الفاظ متغائر المعانی کو ساتھ آخر مصرع یا آخر ابیات میں واجب ہو یا حسن اس شرط پر  
 کہ مستقل ہو و لفظ میں بلکہ جزو لفظ ہو یا مبتدئ جزو کی بنا و ریتہ کرار عام اس کے کہ حقیقی ہو  
 جس طرح یہ قوافی رباعی یا قطعات و بیتمی میں یا حکم تکرار کر کہتا ہو جیسے قافیہ قزوین  
 ہوا کرتا ہے یا تقدیری جس طرح یہ نظم مسسط میں ہوتا ہے اور زوزیکلہ یا بحسن بخشش کی تمام کلمہ

آخریت کا قافیہ اور عند بعض نصف کلمہ یا اولیٰ فطرۃ ابو عباس نے فقط حرف ردی کو  
 قافیہ کہا ہے اور ابن کیسان کو نزدیک وہ ہے جس کا اعادہ آخر ہر بیت میں لازم ہو  
 لہذا حسب نقل ابو علی دابو عباس کو اصطلاح بعض مین روسی اور قافیہ مراد ہے حبیب کہ  
 محاورہ گفتگو میں بستے میں کہ فلان کو دال یا شین قافیہ باندھا ہے مثلاً راجعہ  
 اس شعر میں مولانا محمد خرم علی تہو سی خدا فرما چکا قرآن کو اندر سے مخرج میں پر  
 پیوستہ تکرار اولیٰ بن احمد امام عروضیان اور سکا کی اور صاحب قصیدہ خرمیہ  
 اور مولانا فیض الدین کو نزدیک توصیف قافیہ کی یہ ہے کہ قافیہ حرف ساکن آخر بیت  
 اور ساکن ہمسایہ کہ جو قبل ساکن اول کے ہو خواہ میواسطہ جیسے قاع اور خواہ بواسطہ  
 بعضے حرف متحرک کو آورد کہی ایک ہو جیسے لام فحولن کا اور کسی دو جیسے عین لہام  
 فاعطی کا اور کسی تین جیسے عین لام اور ما سفا علی کا اور کسی چار جیسے فا اور عین اور لام اور  
 ما و فعلن کا جس کے ساکن ثانی یا قبل اس کے ہو تو دونوں ساکن موعا یا بینا یا عین میں داخل  
 لیکن نسبت حرف ما قبل ساکن اول کی دو روایتیں ہیں محقق طوسی حرف حرکت ما قبل  
 داخل قافیہ کرتے ہیں نہ حرف مذکور کو سکا کی حرف کو بھی داخل قافیہ کہتا ہے اور  
 صاحب قصیدہ و خرمیہ اور مولانا رفیع الدین مذہب کا کہا قال صاحب القصیدہ ششم  
 وقافیۃ التثنیۃ الاخری قبل بن فی الخیر کہ قبل التثنیۃ ہے استہادہ اور بار بعد خرمی کا  
 یہ قول ہے کہ متبیل ساکن اول اور حرکت اول سا قاف لا اعتبار ہے کہا قال فی المصطلح  
 ادوات فی الاثر بر اربع متحرکات اربعہ میں اس کا کہ فعلن اور اذ وقت خبر بعد خبر آخر  
 نون ساکنہ تکرار کس مفعول مفعول ثانی متحرکات متوالیہ قد توسطت میں نون ساکنین  
 سے التماس الیٰ الخ عبارات اور علامہ شرف الدین توصیف قافیہ کی یہ کرتے ہیں التماس

مذہب  
 صاحب  
 قصیدہ  
 خرمیہ

ان لیرف التکید والمظنون ثم اذون مینا تم الموبس الوصل والحدوم والحدوف والحدکات  
 واصل قافیہ باب بصر نصیر سے صیغہ اسم فاعل کا ہے معنی اس کے لغت میں پس سر  
 وریں پس غنہ کی ہیں اور قوافی جمع اس کی ماخذ اس کا قفو معنی از پی رفتن ہمار ہوز کہ اصل میں  
 ہمار قمرشت الباقیہ ہے علامت اسمیت کی ہے جسطح بر لفظ حقیقت میں متقابل لفظ  
 مجاز کے ہے چونکہ قافیہ کے حرف آخر یعنی پیچے کل لفاظیت یا پیچے اکثر ابیات کو اس کے پایہ  
 گویا پیچے اون کے جاتا ہے لہذا قافیہ سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس حرف کو کہتے ہیں کہ  
 جسے جد کرنے سے وہ لفظ بے معنی ہو جاوے مثلاً صنم کہ صنم اس کا جزو کلمہ ہے اور زم کہ صنم  
 اس کا جزو جزو کلمہ ہے سو د اس سنگ کو اتنے لیے کرتا ہے یا نی آسمان ہے موندہ پہ لاد  
 آری تا عیب رکھو زمان ہے مرزا قلق کہول دنیا ضرور بند کفن ہے جوش و حشت نہو  
 پس مردن ہے دونو صریح اول میں نظیر جزو کلمہ اور مصرعون آخر میں مبرکہ جزو واجب  
 اس کو کہتے ہیں کہ جس کا لازماً ضرور ہے لازماً اس کو سے شعر نہو حیا کہ عاقل کا قافیہ  
 دل لانا واجب ہے حافظ شیرازی کہش سے بوسم و دریکیشم محو ہے باب زنگانی زہام  
 ہے باجرات چشم وہ جاوہری ہو کہ جو کلمہ اس کو نظر ہے شکل زرگس ہے آگنوں میں کچھ  
 نور بصیرت مستحسن ہے ہو کہ جس کا لازماً حسن ہو مگر در جبرود سے خارج حیا کہ حال کا قافیہ  
 کامل کرنا حسن ہے اگر است علی خان شہیدی دلیں ارمان ہی رہا سیر حین کا اس کے  
 کہ مرے ساتھ وہ زیندہ شامل ہوتا ہے اس کی بدی کے بے بول میں چٹا بہتر ہے  
 ہاتھ اس کا میری گردن میں شامل ہوتا ہے واجب و لازم ہے کہ غزل و نظم میں  
 ردیف پر ہرگز کفایت و ضرورت جسطح پر اس شعر میں لاصد ہر کہ رخ خوب  
 کیا بار وید ہے از غم عشق تو خلاصی ندید ہے و اتم تجھ دست کی طرح سر و کش تان





نظام الدین احمد صاحب مجمع الصنائع اور رشید الدین مولانا صاحب حقائق السحر و صنایع الدین  
 جیلی اور عزیز الدین موصلی اور جماعت کثیر نے فحول علمائے امدار سے صنائع بدلی میں  
 مسط کو لکھا ہے لہذا حد و شرائط قافیہ سے خارج ہے مگر محقق طوسی کلمات متشابهہ  
 مسطحات کو بھی قافیہ محدود میں شمار کرتے ہیں کیا قال نے مثل الاول کتاب المسایار  
 مولانا جمال الدین حسین بک صفت مسط کو لکھا اور کلام قدایل غرض تفکر کہ سو قافیہ میں معنی مسط کو  
 لغت میں وارید پر مشتمل کشیدن چونکہ صفت مسط میں خرید مصالح کو فانی مثال آئی ہیں لہذا  
 موتی بڑے رنگت یا لکھ مسط کو معنی چیز و تقیر کہ زین بستن کو میں چونکہ شاعر خرید مصالح آگیا دیگر سے  
 مربوط اور شظم کرتا ہے گویا کہ فراک زین میں باندھتا ہے کلام دوم در تعریف  
 ردیف و حاجب و معنی و وجہ تسمیہ آہنا آراے جهان آراے ارباب ہفت  
 اور ضارخص فی خاترا اصحاب فصاحت پر ناظم فلم توضیح معانی ردیف اور توضیح لغت  
 حاجب کلام و بیان کو اسطرح پر مرد کر کے برہن کرتا ہے سطور و محجب رہے کہ  
 ردیف کو معنی لغت میں یہ ہیں کہ ایک گھوڑے پر پیچھے سوار کے دوسرا سوار ہوا  
 کلام شعرا میں اس لفظ واحد یا الفاظ زائد از واحد کو کہتے ہیں کہ جو براہ سہ مطالعہ  
 حقیقی یا حکی بعد قافیہ آخرا بیات میں بعینہ بار بار واقع ہو خواہ معنی واحد خواہ معنی  
 مختلفہ خواہ ایک یا معنی ہوا و در ثانی بمعنی نظیر یک معنی جیسے جانم بود و ایمانم بود  
 نظیر بمعنی مختلف جیسے جان ما و طوفان مایے جان سن طوفان آب یا نظیر بمعنی  
 جیسے رستہ از ہر جانب گرس ویدہ کند و از گرس یا قسم دیوانہ لبش کیدم و خاموش  
 گفتگویم کرد و کہو دے لب او سرہ در گویم کرد و منظور عفی عنہ اوراق گل پیوستہ  
 رقع نگار سے یا طعرا لکھا بھار نے خط غبار سے یا لا اور می آئین جان شوق تو

اسے کل رخا دکھلائے تیلو نکا کسی نادان کہ تانا دکھلاؤ کہ ایک خضال پریش منی حسیہ خاکتا  
 مجال تھی کہ سب بار کو میں تو کہتا : نظیر بمعنی مختلف مبارک بریلوی جنہیں مغلان  
 نہیں بوجہ چشم باری پر : دوسرے نیکے پل رہے ہیں مردم باری پر : وہ جو ملہا  
 نضل خزان میں اب کمان : اور تہ پرتے ہیں گلستان میں فقط دو چار  
 نظیر کہ زیادہ ایک کلمہ سے ہو امیر خسرو دہلوی لب شیریں کان کن ست  
 اگرچہ شکر نہ مکان نکست بلحاذا سے دوست کہ دل زبندہ برداشتہ : نیکوست  
 کہ دل زبندہ برداشتہ : لاجہ اسے دوسرے نگاری : بیدر دوسرے نگاری : لاجہ  
 ستوا اور شراب کو چپا کر لانا : ست واسے شراب کو چپا کر لانا : ہے دختر رنگی پائست  
 منظور : ستواسے شراب کو چپا کر لانا : لفظ ستواسے کہ تخمیناً تین جگہ پر واقع ہوا ہے  
 تین معنی رکھتا ہے مصرع اول میں بمعنی ست مصرع ثانی میں صاحب عقل صحیح  
 رابع میں ظاہرست اور شراب کو چپا کر لانا : ہے رباعی پر و انہیں جو سیر  
 گلستان کچھ پر و انہیں جو سیر گلستان کیجیے : چون معنی اسیر رہو کہتے ہیں ہم  
 پر و انہیں جو سیر گلستان کیجیے : مصرع اول میں یعنی پر و اصصرع دوم یعنی پرکشاوہ  
 مصرع سوم میں یعنی لیکن وہ شین اور ریف دوم ہے ایک مستقل کہ جسکا  
 بیان گذرا کہ براہ استقلال حقیقی آخریات میں معینہ مکر واد ہو دوسرا غیر مستقل  
 ہے مستقل حکمی ہو کہ جو فانیہ معمولی تعلیمی میں پایا جاوے کہ نصف لفظ کو قافیہ اور  
 نصف کو وریف شہر وین جیسا کہ اس غزل میں انشا جگر کی آگ بجھے جس سے جلہ و شولہ  
 لگا کے برف میں ساقی حلاجی سے لاہ کل سکواوے وحشت سے دیکھو : مخون  
 کہ کیا ہی دہم سے آتا ہے نا تو لیلی : تراکت اد میں گل ، خاک کیو کہ تانا : پسیم

جو چو جاے رنگ ہو سیلا نہ کلمہ لاخیر و دون شعرون من غیر مستقل وقع ہو جا  
 و آمینہ روی تو گر بنیم راستہ انوار تجلی الہی بیست نہ کلمہ است موقوفہ مصرع ثانی  
 بقابل کلمہ است مصرع اول کے غیر مستقل وقع ہو او اسٹم ہو کہ لا تا ردیف کا ابتدا  
 گو واجب نہیں ہے مگر جب ردیف لائی جاے تب تکرار اسکی واجب ہو جاتی ہے  
 تشریح جو شعر کہ شامل ردیف کہ ہو اسکو مؤردف بہ سکون را و مطلع کہتے ہیں اور یہ  
 شعار خاص شاعر عجم وار دو کا ہے کیونکہ ردیف مختصرات شعراء فارس سے ہے  
 مانند رباعی اور تخلص کے مگر سکا کی شاعر عرب نے تقلید اہل عجم کی تھیں خلیلین مردف کلمی میں  
 حاجب اصطلاح ارباب عروض من مراد اس لفظ مکرر سے کہ جو یک معنی قبل ایک  
 قافیہ کے آوی چسے لفظ سلطان کا اس رباعی میں مسعود سعد سلطان ملک است و  
 در دل سلطان پورہ ہر در کزندی اوست سلطان سورہ پر گزرد و برا و بر سلطان در  
 حشم بخلق از واز سلطان در خواہ ما بین دو قافیہ کے جیسے لفظ اس کا اس  
 رباعی میں لا حد اس شاہ بر آسان داری تخت بہست مست عد و تا تو کمان داری  
 جملہ سبک آری و گران داری تخت بہ پیری تو بدالش و جوان داری تخت و پیری  
 از زلف نہ پر برگ و نو گشتہ جان بہ جرج گھر صوت و صد گشتہ زبان بہ بگاہ دل شاد  
 غنای کس بہ نانہ تیرس شنگشتہ زبان بہ میر کہیں انکوں کھون ہو کے بجا بہ  
 کہیں دل میں جنون ہو کر پا بہ جیلمنی جلوتہ دروے نازنین رزم کو دے بشارتین بہ جملہ  
 ابروی قرین رزم کو دے اشارتین بہ عند البعض حاجب میں قافیہ اور ردیف اور جو  
 الفاظ کہ بطریق لزوم مالا یزوم کے مکرر لاوین شامل ہے مگر اس پر حکم اور عمل نہیں ہے

کلام ہوم در حرف و قوافی و معانی و وجوہ تسمیہ آنجا

تخلیہ بدان بساتین سخن اور شاخچہ سپہ ایمان نکات نو نو کن انکشاف تفریف توانی میں پتہ  
 فکر کو قید تلاش سے مطلق و مجرد فرماتے ہیں اور نامزہ عشق تشبیہ کا مان وادی فراق کو  
 زلال ابد حال سے منطقی فردا میں کر کے ہر دلیف محبوب مطلوب کر کے ہیں کہ اصل بنیاد و قیہ کی  
 حرف دی ہے اور آٹھ حرف تہج اس کے چنانچہ ان نو حرفوں کو کسی ستاد و فی ایک قطعہ  
 تہرتیب ثنائیہ جمع کیا یہ قطعہ قافیہ و اصل یک حرفت ہشت آن اتع پے چار پیش و  
 چار پس این مرکز آئنا مارہ پے حرف تائیس دخیل و رفت و قید اگر دی پے بعد از ان کو  
 حرف شست فرید و مارہ پے واضح ہو کہ چار حرف قافیہ کے ردی کے ماقبل و در چار حرف  
 ردی کے مابعد ہوتے ہیں پس پہلے حرف ردی کی تصریح کی جاتی ہے ردی فہم و  
 کسر او و سکون یا وہ حرف ہے کہ جس پر مدار قافیہ کا ہو خواہ وہ حرف اصلی ہو  
 یا نہ حرف اصلی قافیہ کے وقع ہو چھو حرف لام کا ان دونو شعرون میں لاحد  
 درازل نقش تو بر صغیر گل دید چو دل دید و پایے دل بیچارہ ضرورت گل پے سودا  
 دید تیری بیانی حق و نگہ کا ہے غل ڈاکے و نظر آتی ہے چشم احوال پے اور ردی  
 عند بعض مشتق ہر حرفی اور ردی کہ سنی لغت میں سیراب شدن کے ہیں پس قبح تشبیہ یہ  
 ہوئی کہ بطرح پر پشتہ پانی پیے سو سیراب ہوتا ہے اس طرح بیت زنگ حرف ردی کے  
 ہتیم سے سیراب ہوتی ہے یا مشک سبب دی کے حکم سے سیراب ہوتا ہے اور عند بعض  
 ردی مشتق ہے ردی اور وا کو سنی لغت میں ایسی ہی کے ہیں کہ جس سے وجہ شمر  
 باندھا جا جو کہ بنیاد آیات کی توانی پر ہے اور بنیاد فغانی کی اس حرف پر ہے گو کہ  
 اس حرف کو شمرن آئین باندھی جاتی ہیں پس اس کو ردی سے تشبیہ دینی ہیں اور بعض  
 کہ ہے کہ ردی بر وزن فیصل کے ہم فاعل ہے اور مثل عربی ہو رہے کہ یہ اصل معنی

وہ حرف ہے کہ جس پر مدار قافیہ کا ہو خواہ وہ حرف اصلی ہو یا نہ حرف اصلی قافیہ کے وقع ہو چھو حرف لام کا ان دونو شعرون میں لاحد درازل نقش تو بر صغیر گل دید چو دل دید و پایے دل بیچارہ ضرورت گل پے سودا دید تیری بیانی حق و نگہ کا ہے غل ڈاکے و نظر آتی ہے چشم احوال پے اور ردی عند بعض مشتق ہر حرفی اور ردی کہ سنی لغت میں سیراب شدن کے ہیں پس قبح تشبیہ یہ ہوئی کہ بطرح پر پشتہ پانی پیے سو سیراب ہوتا ہے اس طرح بیت زنگ حرف ردی کے ہتیم سے سیراب ہوتی ہے یا مشک سبب دی کے حکم سے سیراب ہوتا ہے اور عند بعض ردی مشتق ہے ردی اور وا کو سنی لغت میں ایسی ہی کے ہیں کہ جس سے وجہ شمر باندھا جا جو کہ بنیاد آیات کی توانی پر ہے اور بنیاد فغانی کی اس حرف پر ہے گو کہ اس حرف کو شمرن آئین باندھی جاتی ہیں پس اس کو ردی سے تشبیہ دینی ہیں اور بعض کہ ہے کہ ردی بر وزن فیصل کے ہم فاعل ہے اور مثل عربی ہو رہے کہ یہ اصل معنی

ہی میں رہتی ہیں اس کی معنی لغت میں معنی ٹانہ کہ میں جسطرح پر کہ رسیان تانہ  
 آپس میں اجڑی رسیان کو جمع کرتا ہے یہ حرف بھی ابیات کو با یکدیگر جمع کرتا ہے پس پہل  
 تشبیہ کے مشابہ اس شخص کو دی اس حرف کا نام رکھا مکملہ اکثر قصائد حرف ہی  
 منسوب ہوتے ہیں جیسے قصیدہ لامیہ و میمیدہ و تونیہ چار حرف تانیہ کے جہاں تحریری  
 واقع ہوتے ہیں وہ یہ ہیں پہلے روف اس حرف علت سینے الف اور واو اور  
 مای ساکن کو کہتے ہیں کہ جو حرف رومی کے اول وقع ہوا ہو دبیوا سطر حرف  
 منفرک کے اور حرکت ماقبل اول حرفوں کے ان کی جیسے ہو روف بالف فلق پیوستہ  
 بحر شراب وصال بہ مرض ہجر کی دہو حال روف بلا و لکھنوی ہرگز نہ کوئی دیکھ کے  
 صحنہ کا دی لاکھ اپنی آنکھوں میں سرور ہو کہ وہ فیا تیش لکھنوی ساقی ہوں  
 شتاف وید کا دیکھا دے جامے میں مجھے چاند عید کا بہ محقق طوسی کا شریک  
 روف عام عامہ وغیرہ سے اور یہ خواہ وہ حرف علت ہو کہ حرکت ماقبل حکم  
 جیسے خذرا و خیر خواہ حرف صحیح ساکن لیشہ طیکہ مد قیل او کے ہوتا کہ خارج ہو حرکت  
 انشال الفاعل و عادل میں اور ساکن انشال ساخت و پرداخت میں پس قید حرف علت کی  
 نہیں ہوتی روف کے معنی لغت میں سے سرین و ہرچ میں حیرت بود از بی ہم آری  
 چونکہ حرف روف پس پشت سینے ماقبل رومی کے قائم ہوا ہے اسلئے اس نام سے موسوم  
 عرب میں بابا یم جاہلیت یہ رسم تھی کہ ایک شخص جانشین پادشاہ کا ہوتا اور پادشاہ  
 گمانی او کا رہتا اور طرف راست او کے بیٹھا او کو روئے کئے پس یہ حرف ہی  
 لازم حرف رومی کا ہے وجہ تسمیہ ثالث یہ ہے کہ روئے و روف دو ستارہ ہیں  
 سطر اس کے پاس اند حرف رومی کے ماقبل کا نام روف اور ابجد کا نام دلف کہا

اور بعض کہ  
دین سے جدا ہو کر  
کلیں

جس قافیہ میں کہ حرف ر و ف ہوا اس کو مروف کہتے ہیں پس اگر رومی اور و ف کے پہلے  
حرف ساکن نہ آیا ہو اس کو مروف مرفوف کہتے ہیں جیسا کہ مثال او سی گدڑی آو  
اگر ایک حرف ساکن درمیان میں حرف علت اور حرف رومی کے واقع ہوا ہو  
اوس ساکن کو روف زائد کہتے ہیں اور اکف اور واد اور یار و ف اصلی ہے اور اگر  
قافیہ کو مروف مرفوف مرکب کہیں گے جیسا کہ اس شعر میں نظر و ف بالغ لا اعلم  
از سبکہ ثم ز آتش جبہ تو گداخت پند توان تم از شمع ہین باز شناخت پند روف  
ابو اسعدی چراغیکہ بیوہ ز سب بر فروخت پندسی دیدہ باشی کہ شہر بسوخت فروخت  
لا احد ناکرہ گناہ در جهان نسبت ہو پند کسی کہ فکر و چون نسبت ہو بدین و ف شد  
حیہ میں جیسا کہ کہتے ہیں شعر ر و ف زائد شش بود اس ز فون پند خا و روشن  
شین و خا و لون پند جیسا کہ ماحت و بوخت و بخت و کارد و کاست و دوست و نیست  
و کاشت و گوشت و یافت و کوشت و فرغت و ماند و بند و چا پختنا چاہے کہ ر و ف قافیہ  
فارسی وارد و میں جو واد اور یاس تھانی ہو حرکت اقبل از کی کی و طرح چہ معروف  
و مجهول مختلف وہ ہے کہ منہ اور کسرہ قبل واد اور یاکا خوب بڑ پایا جاد جیسا کہ نور  
اور تیر مجهول وہ ہے کہ جو عکس معرّف کی ہو یسے گور اور سیر پس حسن بلکہ و جیسا کہ  
کہ معروف اور مجهول کو ایک شعر میں جن کرین جن طرح بر اس قطعہ میں کمال اسمعیل بدل  
گفتم تو باری او دل نیکی پند کرین وری سبازین نزدیکی پند دل گفت کہ بادیان نیش عمر  
سن میا زم بہنگی و تار کی فسود اسالہ ہے صنم ناگہ شبگیر کیا یہ آہ یکروز تری دل میں  
نہ تاثیر کیا پند حشر میں بھی نہ او شون لیکہ لذت کینچی پند زندگانی سنہ و عالم کرے  
سیر کیا پند سودا ہوا دیکھ حیران صغیر دیکھ پند جب تکست او نہ باگر فالین کے شیر

اردو میں اعلیٰ عیب محض ہا احتراز اس لئے تہجیح اور گہی اوس مایہ محمول کو ہکا  
 اما کہ کلمات عربی کے ساتھ کیا ہوا ایک شعر میں جمع کرتے ہیں جیسا کہ اس شعر میں  
 انوری تا ماہ ویم ازمن رخ ورجیب دارد بنے دیدہ خواب دارد نے دل شکیب و دلیر  
 سودا عشوق مثل عاشق خلی کرکب میں ستے ہا اوس مایہ دستان کے دو ہی حلیہ ہا  
 دوسری قید اوس خبر ساکن غر و ف کو کہتے ہیں کہ جو بواسطہ اول رخی کو واقع ہو س  
 جس طرح یہ دون ان دون لطیفوں میں شعر جو بہر وقت طلوع اوراق سباز دیکھ  
 زمانہ تیز گذرنا کہ مرا آہنگ ہا شعر کون اس بازار خوبی میں تری مہنگ ہا حسن کے  
 میزان میں تیرے سرو مہ پاسنگ ہا حرف قید کو باعتبار کثرت استعمال نہ باعتبار  
 حسن کے دس میں اس قطعہ میں منظوم ہیں قطعہ گھر حرف قید را گیر یاد ہا نہایت لفظ عظم  
 از دہ ز یاد ہا باد خاور اور از وسین مشین ہا عین دفا و نون ہا باشد یقین ہا جیسے ابر کبر  
 تخت و مرد درد و بزم رزم و ست دست و گشت دشت و نغمہ و سفت گفت و بند  
 و چہرہ و سواں گزائی فارسی جیسی خرد و تازی و فانی جیسی نیک خبر اور لام صیو کاک یکس طرح لفظ  
 عربی میں سواں لفظ کب حرف قید میں جیسے صبر جبر و ستروت و نثر اشرو و مجد بخد و بحر  
 و فخر و بخر و بدج قبح و عذب جذب و خرب کرب و غم جزم و کسر نسر و کشف نشف  
 و اصل فضل و غضب قضب و عطر فطر و نظم عظم جدر عد و منض نقض و حفر نفرو  
 عطل نقتل و ذکر فکر و علم و حمل نعل و منع مشنع و نوز طور و قہر ہر  
 و غیر سیر تہجیہ اگر بنیاد قافیہ کی لفظ عربی یا فارسی یا ہندی یا ترکیں نور علیہ و نوار  
 قید کی سب حرفوں میں لازم ہے جیسا کہ وعد و وعد و فکر و عیب عیب و عیب  
 اساتذہ نے باعتبار رعایت قرب و غسب کے اختلاف قید کو جائز رکھا ہے جیسے لفظ

مطلع خوشبید

سعی قید و بند و تسمیہ

نوع

تسمیہ

نوع

نوع

نوع

نوع

نوع

بحر و شعر کی شعر سعدی میں جب کہ لکھ جائے کہ دون گانہ انشا اللہ العزیز بقید کے  
 معنی لغت میں بند کے ہیں چونکہ تیسرے حرف کا رد و انہین اور تکرار کی رعایت لازم  
 ہو گا ایک بندہ حرف قید پر اور یہ بھی ہے کہ حرف قید درمیان دو حرفوں کو قید رکھتا ہے  
 لہذا بنام قید نامور کیا تیسری تاسیس اس الف ساکن کو کہتے ہیں کہ اس کے  
 اور دی کے درمیان میں ایک حرف متحرک کا واسطہ ہو جیسے شامل کامل و برابر  
 سراسر و کامل کامل اور اس متحرک کو دخل کہتے ہیں نظیر اس کی حرکت شبین اور  
 فاک اس مطلع میں کمال اسمعیل اصفہانی اسے آنکہ لاف میزنی بدل کہ عانی  
 عربیہ لک از زبان تو بادل موافق است اور حرکت حرف باکی اس مطلع میں رند  
 چو دھوین رات جو توبہ کے مقابل ہو جاوے چاندنی سیلی ہو دہلائے کے قابل ہو جاوے  
 جملہ شعرون میں الف تاسیس اور حرف البعد اس کے داخل اور اختلاف تاسیس کامل مجرک  
 نزدیک منع نہیں بلکہ التزام اس کا قسم ضائع ہے اور قافیہ موسومہ وہ ہے  
 کہ جبین الف کی رعایت تمام ابیات میں مرعی رکھیں شعراے عجم وارد و داخل  
 شعراے عرب تاسیس کو واجب نہیں جاتے ہیں بلکہ سختی سمجھتے ہیں معنی تاسیس کے  
 لغت میں بنیاد اٹھانے کی ہیں چونکہ بنیاد ابتدا حرف قافیہ کی اسی حرکت ہے  
 کیونکہ حرف ماقبل اس کا داخل قافیہ میں نہیں لہذا بنام تاسیس موسوم ہو جاتے  
 داخل اس حرف متحرک کو کہتے ہیں کہ جو تاسیس اور دی کے درمیان میں داخل ہو سکے  
 جب کہ شبین سجدہ در فاشہ فارسی اور باد موحہ و شہ اردو مستدرکہ نظیر  
 تاسیس میں جمہور شعرا کے نزدیک رعایت تکرار کی اس میں واجب نہیں ہے وجہ تسمیہ  
 اس کی یہ ہے کہ داخل کے معنی لغت میں یعنی درآئیدہ کے ہیں چونکہ یہ حرف



در میان تائیس و روی کی داخل ہوا ہے بدین جہت اس اسم سے موسوم کیا اور  
 بعضے کہ تکرار تائیس کو توانی میں مثل روی کے لازم جانتے ہیں وخیل کہ محال  
 کہتے ہیں اس سبب سے کہ حال ہے دو حرف واجب الایمان و التکرار کے درمیان میں  
 اب تشریح اور ن چار حرفوں کی جو ابجد روی کی آتے ہیں کجائی ہی پہلی حرف وصل  
 او کو کہتے ہیں کہ جو روی سے ملتی کرین اور روی سبب او کو متحرک ہو جا سبب کہ ہم  
 شبہ فارسی اور باب تھانی شعراء وین لاجد من ربوبے تو ہوا خواہ ہم عربی  
 کو ربوبے تو خبر دار وین بحیرہ میسر جرج کو کہ تہا سلیقہ سبب نگاری میں بد کوئی خبر  
 اس بد نگاری میں نواب اصف الدولہ سے پری نام خدا تیری سجادہ خانی  
 گفتگو سحر غضب خوب نگاؤں خاصہ اور حرف وصل کا عام ہوئے خواہ شہوات  
 جیسے ہم دارم و کارم کا خواہ غیر مشہور اکسیرت جیسی ہاں ہوز لالہ اور پالہ کا اور فارسی میں جس حرف  
 وصل کے نظر کرتے ہستال کے استعمال میں حکم کی شاعر اس قطع میں جمع کیا ہو رباعی وہ بود وصل  
 فارسی گویا الف و وال و کاف و ہا ویا بہ حرف جمع و اضافت و مصدر و حرف تصنیف  
 رابطہ سے کہ عند الحقیقین انحصار ان حرفوں پر نہیں کیا کہ عند التفحص سے  
 ہائی جاتی ہیں چنانچہ مفصل تحریر ہوتے ہیں الف چون توانا و بنیا و گالوارا با و موصد  
 جیسے دریاب و تہاب تا فوقانی جیسے گفت و بیات جیم عربی جیسے ویا ج  
 جیم فارسی چون الف و ال و حطہ چون کند و زند را و مملہ چون انگشتین و تجمہ  
 جیسے خورش و گردش غین و جیم جیسے گیار و جیرا و فرید علیہ گیار جیسے چوین  
 کاف تصغیر چون لبرک و دختر کاف فارسی جیسے بندگی و شرمندگی ہم جیسے شرم  
 و شرم نون جیسے بنجین و زمین و اول تصغیر سے لبر و او زائدہ جیسے تونند

کتاب







ہم سے کمال جاو بوقت می پرستی ایک دن : ورنہ ہم چہیزن کی رگمکر عدستی ایک دن :  
 تشریح جسوقتکہ قافیہ شامل بحرت ردن موصولہ اور قید موصولہ کے ہوا اختلاف ضرر کا  
 جائز ہے کمال اسمعیل گرنو دم کب نفس تہستہ شود : از دود و دلم نفس بہتہ شود : ورنہ  
 از ان آب ہیکر داغم : باہر نقش است آن شستہ شود : مبارک نور نگینی جوی بہتہ و نہون کا  
 ہرزخم نمک سودہ : ہر خستہ بدون کا : تشریح اختلاف ردن کارومی متحرک کے ساتھ جائز  
 ساکن کے ساتھ جائز نہیں : تو جیہ روزن تشبیہ لغت میں کسی چیز کی طرف موندہ بہر نیکو  
 کہتے ہیں اور اصطلاح عروض میں حرکت ماقبل رومی کو کہتے ہیں جب کہ حرکت سین اور  
 دال کی سرور درین غالب یہ ہم جو بحرین دیار و در کو دیکھتے ہیں : کہیں صبا کو کہیں مہر کو  
 دیکھتے ہیں : چونکہ یہ حرکت بھی ساکن کو موندہ کو طرف ماقبل کے پیر دیتی ہے اور غلط  
 تابع اپنے ماقبل کے رہتی ہے لہذا توجیہ کا نام رکھا اور اختلاف اسکا ہرگز جائز نہیں  
 مگر جسوقت کہ رومی متحرک ہو بلب حرف وصل کے جب کہ انوری نے اس قصیدہ میں  
 جبکہ مطلع یہ انوری ابو سلمان غسان از دور چہ زخم چہیری : ورنہ نفاق تبر قصد  
 ماہ و سیر شتری : میں سامری اور عنصری کو قافیہ کیا ہے مبارک و چشمہ جادوہری :  
 کافر کہ ہوش اور جادو سامری کا : فصاحت ایسی ہے گفتگو میں کہ جس سے دم بند عنصری کا :  
 مجری لغت میں و الف مقصود لغت میں یعنی جاوان شدن کے ہیں اور اصطلاح توانی میں  
 حرکت حرف روی کو کہتے ہیں کہ وصل سے بجا و جیسے کہ حرکت نون کی زانی و جانی اور  
 حرکت تاء فرشت کی و پرستی و سنی میں حرکت واو کی کساوت و لگا و شین اور بائی حدی  
 شرویش و کبابش یا بحالت اضافت و صفت سے جان من جان ناتوان و جہہ تسمیہ  
 اسکی یہ ہے کہ یہ حرکت مشابہ بحر کر ہے اس جہت کہ تا وقتیکہ آواز او سپر نہیں گزرتی ہے

حرف وصل تک نہیں پہنچتی ہے پس بکاشتہا مجرا نام رکھا اور اختلاف اسکا ہرگز  
جائز نہیں ہے جسے اس شعر میں واقع ہوا حافظ شیرازی اصلاح کار کجاوسن خراب کجا بنیز  
نفاذت رہ از کجاست تا بہ کجا بہ کمال بجای نفاذ یعنی نون و ذال متحدہ در آخر اصطلاح نیز  
اوس حرکت وصل کو کہتے ہیں جو خروج سے پہلے واجب کہ حرکت یا سے تھانی کی اس شعر میں لا  
ناجید سنگ لادہ غم گنیم : ورسنگ تم شیشہ دل شکنیم : اور ار دوین جائز ہے سیلنی  
کمل گین سب جفتین کہتے ہو کیا نوین : اندون بوسب بنین آب کی یہ کا دین سرور  
غیرون کو ساتھ تکیوہان بکھارایان بن : یون مرد پہلو و دل اور تیرایان میں : فارسی میں  
لازم نہیں کہ حرف وصل کا شعر کہ ہو جعفر ساکن ہو بہتر ہے شعرا عاشق سے بیگو انیم و ولانہ  
شکل ہر جا نیم : حرکت خروج اور مزید اٹاڑہ کو بھی نفاذ کہتے ہیں جب کہ ہم اور شین  
مجھ کی حرکت گفتش و سپر گفتش اور ہی اس شہد میں شعرا کے بخوان دیدہ و دل  
پروریشان : از رہ برن روزد و برہ آوریشان : آردوین یہ حرکت سئل نہیں اور  
یہ سننی گئی کہ لکھی جاتی گو جسطرح کہ حرکت کاف فارسی کی لاویگا میں شمس قس نے  
کہا ہے کہ نفاذ بدل مجھ سے گذشتن تیرا ز شاد و روان شدن کار و فرمان کو دین یا بدل  
مصلحت سے تمام شدن فنا شدن چونکہ اس حرکت کو تاملت اور قائلین وقل ہے اور بعد اس  
کوئی حرکت نہیں لہذا اس نام ہی موسوم ہوا اور شرح خروجہ میں غلام نقشبند نے لکھا ہے و بعد النفاذ  
بالجہ ان کل بحر کہ سب نفاذ حکم الخروج و النفاذ بالمطلوع من نفاذ کسح نفاذ و نفاذ فی نفاذ و نفاذ  
نفاذ و نفاذ بالخرج کہ شرح کتاب البحر میں شمس قس نے فرمایا دی مطلق با و ف و کسح میں لکھا ہے  
صحیح و بہاد و کسح بہر نفاذ حرف نفاذ و قائلین کہ ہونہ و قل خاصہ حرف نفاذ و نفاذ  
اسی حرکت قبل النفاذ و حرکت تامل نفاذی تحریر حرکت نفاذ و نفاذ کہ نفاذ میں بحر و بحر

معنی نفاذ و وجہ تسمیہ آن

محسوب ہو کر یہ حرکت قابل اعتبار نہیں ہے اور نہ اسکا کچھ نام ہے جاننا چاہیے  
 کہ ہوائی حرکت ماقبل تائیدیں کے کہ اختلاف اوسکا متبع الوقوع ہے اختلاف اور حرکات کا ایک  
 شعر میں مجبور ہو کر حقیقت کہ حرف وصل کا ردی سے غنی ہو کر ردی متحرک ہو جاوے  
 جیسا کہ اس شعر میں سعدی جو خدا بد کہ دریاں کند عالمی بنہند ملک در نخبہ طالمی فقور  
 جتہ کو قسم اپنی کا فری کی : سو گند تجھے سنگری کی : اور ایسا ثنوی و قصاید میں اکثر آج  
 اور غزل میں کم اور یہ بھی بسبب عدم میسر ہونے لفظ موافق کے توجہ میں  
 مانند آبلہ و سلسلہ کہ قافیہ رسکا زلزلہ ہوا و لیسر دلم اور کلم کا قافیہ ملیم کے ساتھ کرنا درست  
 کلام تجسیم در القاب قوافی و معانی و وجوہ التسمیہ آخرا :  
 استدراک غول بعض علم قوافی اور بہت کثرت و قافی اس فن کافی کے واسطے خواصان  
 بخور علم و آگاہی اور اصلاص مسلک انش پر دی تخریر ایک میں متواتر غوطہ زنی اور تسبیحی  
 کر کے درر غر مطالب کو اسطرح مقبضہ ایصال میں لاتی میں علی الخصوص مولانا عبدالحق  
 جامی اور علامہ محمد ابن قیس صاحب کتاب البحر باختلاف بعض الفاظ قوافی میں کہ  
 اوس قافیہ کو جسکی تقطیع آخرین دوساکن پہ در پہ آوین سچے و آخر اوزر در در  
 تیر شتر اوف کہتو میں غالب نالہ خبر حسن طلب ای ستم ایجاد نہیں : ہے تقاضا  
 حفاظت کہ وہ پیدا نہیں : شتر اوف کو معنی لغت میں بیابی شدن و از پہ درآمد کن  
 اور شتر اوف کو معنی در میں کید گر سوار خورندہ اور معنی بے در پہ کے ہیں پس جہ تسمیہ  
 اسکی ظاہر ہے متواتر اوس قافیہ کو کہتے ہیں کہ جسکے آخرین ایک حرف ساکن  
 اور ماقبل اوس ساکن کی ایک حرف متحرک اور قبل اوسکے ہی ساکن ہو جائے تاہن  
 دوساکن کو ایک متحرک واقع ہو جیسا کہ داری یاری گو ہر خبر و مردی و مردی و گری

نثری غالب رہا کہ کوئی تاقیامت سلامت نہ ہوا کہ روزِ مزا ہے حضرت سلامت  
 تو اتر کر معنی لغت میں پرورینہ ہونا اس طرح سے کہ کچھ فتور و توقف نہ ہو ورنہ لغت میں  
 چونکہ اس قافیہ میں ہی اسباب توسط ایک متحرک کی فتور تالیق ساکن میں واقع ہوتا ہے  
 لہذا اس نام سے موسوم کیا متدارک لقب اس قافیہ کا ہے کہ جس میں بعد ساکن کے  
 دو حرف متحرک ہوں یعنی بابت ساکن کرو و متحرک ہوں جیسا کہ یارمن و کارمن و حسرن  
 کروں پہلے توحید یزدان رستم نہ جہا جہا سجدہ میں لوح و قلم بتدارک کو لغت میں  
 بایکدگر رسیدن و دریافتن چیزیں چونکہ اس قافیہ میں دو متحرک نے ایکدگر کو بابا ہے  
 لہذا موسوم بتدارک ہوا متراکب مراد اس سے ہے کہ جس قافیہ کے تین متحرک دو ساکن میں  
 واقع ہوں جیسا کہ ریحیتم و بوی الم و مشک ختن و غنچہ دہن غالب تیغ ابروی جود  
 یکے یا او علی آئی ہے موت کیونکہ مرے نہ متراکب کے معنی لغت میں باہم نشستن  
 ہیں از اینجا کہ اسم فاعل میں چند متحرک پہلے دیگر میں واقع ہوئے ہیں گویا باہم بیٹھے ہیں لہذا  
 اس لقب مقب ہوا متراکب اس کو کہتے ہیں کہ جابر متحرک در میان دو ساکن کے آویں  
 اور قافیہ متکاؤں کا اشعار ہم درجستہ میں نہیں آیا جیسا کہ بگذری اور نگذری جہا  
 اس شعر میں شعر گیارہم غم دلم بخودی نہ زین بہتر کہ بجا لمن کردی نہ اور یہ محض قافیہ  
 اشعار عربی کا ہے جیسے مضطرہ اسیم یک ضا ساکن دوسرے تنون کہ فون ساکن  
 متکاؤں کے معنی لغت میں برہم نشستن یا نبوہی کہ ہیں چونکہ اس قافیہ میں حرکات کثیرہ  
 مجتمع ہیں گویا ایک دوسری پر بیٹھے ہیں لہذا اس نام سے موسوم ہوا یہ شعر جامع ان اعتبار  
 قوافی کا ہے شعر مترادف متراکب متواز میخوان بتدارک متکاؤں مقب قافیہ لفظ  
 مولانا جامی نے کہ جو حرف روی کہ ساکن ہوا اور حرف وصل جسے سائیڈ ٹو

جانش متدارک

جانش متراکب

جانش متکاؤں



اور سکوری مقید کہتے ہیں اگر حرف وصل اور کجاو تو او سکوری مطلق کہیں گے  
 رومی مقید اگر حرف قافیہ سے اور حرف نہ رکنا ہو تو او سکوری مقید مجرود کہتے ہیں  
 جیسے سرور دلی اگر رومی حرف قافیہ کا رکنا ہو تو ساتھ او کی حرف کے او کو نسبت کریں گے  
 کہ جو حرف رکنا ہو مثلاً مقید بحر تاسیس یا مقید بحر ردف یا مقید بحر قید کہیں گے  
 اور رومی مطلق اگر حرف قافیہ سے سوا حرف وصل کے اور کوئی حرف نہ رکنا ہو تو  
 سروری دلی ہی تو او سکوری مطلق مجرود کہیں گے اور اگر حرف اور حرف قافیہ سے رکے  
 تو اس حرف کے او کو نسبت کریں گے جس سے وہ منسوب ہو جسے مطلق بوصل یا مطلق بحجج  
 یا مطلق بقید یا مطلق بردف یا مطلق بحجج یا مطلق بزمید یا مطلق بزمائرہ تشریح القاب قوانی  
 باتفاق مذہب جمہور میں منجملہ ان چار کو بابت رومی مطلق بابت تفصیل مقید مجرود  
 جسے دربر کما مقید بردف مفرد جسے کار و بار مقید بردف مرکب جسے ساخت  
 و ساخت مقید بحر قید جسے در و زرد اور سولہ بابت رومی مطلق بابت تشریح مطلق مجرود  
 جسے تمام مطلق بحجج جسے بریم و خوریم مطلق بحجج و مزید جسے برین و خورین مطلق  
 بحجج و مزید و مائرہ جسے بریشان و خوریشان مطلق بردف مفرد جسے تمام سبب  
 مطلق بردف و خروج جسے یاریم و زاریم مطلق بردف مفرد و خروج و مزید جسے  
 و کاریم مطلق بردف مجرود و خروج و مزید و مائرہ جسے کاریشان و زاریشان مطلق بردف  
 مرکب جسے پردہ ختم و اند ختم مطلق بردف مرکب و خروج جسے دشتم و کاشتم مطلق بردف  
 مرکب و خروج و مزید و مائرہ جسے دشتیشان و کاشتیشان مطلق بردف قید جسے  
 در و زرد مطلق بحر قید و خروج جسے بریم و خوریم مطلق بحر قید و  
 خروج و مزید جسے بردین و خورین مطلق بحر قید و خروج و مزید و مائرہ جسے

برہنہاں خود نشان اور جب قول بعض کہ جو مینی عدم اشتراط حرف وصل پر ہے

اوستہاں لغاب ہن من ارادہ الاطلاع علیہ صیرح الے الوافی بشیخ اکافی

کلام ششم در عیوب اقوامی معانی جوہ تسمیہ آخف

و اخم و لا تخم ہو کہ عیوب قافیہ کے متعدد ہین پہلے اقوام کبر اول و تخفیف ہن و خفا

خندہ اور توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی اور حرکت قید کو کہنے ہن جیسے دور بالغم کو

دور بالغم یا خبت اور گل اور کینا بالغم کو خبت لغت و گل اور کینا بالغم کو ایک شعرین

جس کرین سودا کدیا مجوز کو شیر شتر کدیا مستقی سے جانسد کہ شمشاد ساقی

چمن میں چو کہ محبو کہ ہر چلا پیمانہ میری عمر کا عالم تو ہر چلا عالم تو مر رہا ہے

ہر اک آن پر تری بیخ و سپر تو کہ سہ کس نہ پیر چلا سودا ترے کو چہ سے جوین

آپ کو چلے دیکھا بی کسی فن سہ پہلج سکتے دیکھا بیخ تیری کا سدا شکر ادا کر تیرے

لبوں کو زخم کو ن جان میں لمبی کیا باو اختلاف اشباع کا ہی حال تو امی محراب میں کھایا کس شعر لکھا

شعر ہر فرد پر معنی و شاعر کہ اولوی بود چون لغام الملک و غزالی و فردوسی بود

اقوا کر معنی لغت میں تمام شدن ز او سفر کے ہین چونکہ یہ عیب بہ سبب اسکی ہوجانا

کہ زاد و توشہ شاعر کا کہ قافیہ صحیح ہے نام ہو گیا لہذا اس عیب کو باین اسم سے کیا

اکھا کبر اول و تخفیف ہن مختلف ہونا حرف روی و قید کا ہے اس حرف سے جوہ تسمیہ

جیسے اخلا و احتیاط صلیح و سبب بحر و شراور اسی قسم سے ہی جمع کرنا حرف

عربی اور عجمی یا ہندی کا ایک شعرین جیسے سک کو شک کے ساتھ اور سخاوت کو

سجادت کے ساتھ قافیہ کرین اور بہ نہایت پسندیدہ ہے سعدی کسان سلورم

داد و لشراف و سبب طبیعت اخلاق نیکو کہ سب شعر خیال روی نشناک آن

مختصر اقوام

اقوام لغت و لغات

مختصر اقوام

مختصر اقوام

مختصر اقوام

مختصر اقوام

مختصر اقوام

میں ایک شب کروم ہزار گرجی آن قدر ہاگرم چو شیدم کہ تپ کر دم بہ نظامی چور ویا زند  
 تیغ پلاک بباہی گا وگوید کیف حاکم ہذا شعر میں عجیب ہیں ایک اقوام  
 اکھا کیونکہ لام پلاک کا کہ راہ سہلہ سے بدلا گیا ہے مفتوح بخلاف لام حاکم کی کہ مضموم  
 اور یہ اقوامین اصل ہے کاف پلاک کا فارسی اور حاکم کا عربی یہ اکھا ہے سودا  
 ساق سین کو ترے دیکھ کے گوری گوری ہر شمع مجلس میں ہوائی جانی ہی ہوتی تو ٹوٹی  
 وکونز بس تصور جانانے رابطہ بہ تصور باریا مدینہ دلپشت ہے ہذا ہے السنو کا عربی کلمہ  
 وہ بحر میں جسے آگیا سات سمندر ہی ایک لہر ہو کر حالت قرب مجرم بعض ساندہ و اس اختلاف  
 جائز کہا ہے مگر سب ترک غیر جائز محقق طوسی کو نزدیک خلاف حرف رومی کا بی اعتبار  
 قرب مجرم کو اکھا ہے اکھا کے معنی لغت میں کم کرنا برتن کا تاکہ جو کچھ وہیں ہو کر جاو اور کم کرنا  
 کمان کا اور خلاف حرف رومی کا ایک شعر میں کہانی اصلح و انتخاب الشمس سندا و کبر سین مہلہ  
 و تم نون جو آخر دال مہلہ خلاف دھ کا ہے جسے زمانہ زمین کو ایک قافیہ میں جمع کرین شعرا  
 بحر درجہ کز دیک جائز نہیں اور عجیب فحش ہے برخلاف شعرا عرب کو کہ اختلاف دھ کا و اوڈر  
 جائز جانتے ہیں جیسو عمو و عید اور یہ شعرا عرب میں بہت آیا ہے سندا و کسنی لغت میں  
 مخالف کو ہیں جنکہ اس قافیہ میں ایک قافیہ مخالف قافیہ ثانی کا ہوتا ہے لہذا اس نام  
 مضموم کیا ایطاکو معنی کے لغت میں کسر اول سکون تخیانی مفتوح طار مکرر لانا قافیہ کا ہر ایک شعر  
 اور پائمال کزنا کیونکہ کذا فی الصراح و الشمس و اصطلاح قوانی میں اعادہ کزنا اور مکرر لانا  
 قافیہ کا ہے لفظ و سنائیں قافیہ کا مکرر لانا گویا اسکا پائمال کزنا ہے اور یہ و طح ہر  
 ایطاس علی و ایطای خفی ایطای علی وہ ہے کہ مکرر جسکی ظاہر ہو جسے نیکو تفسیر  
 اور سنگ اور فنون گر کو ایک شعر میں جمع کرین اور اس طرح سے نون مصدر کا

جیسے گفتن شنیدن : اور الف و نون جمع کا جیسے یاران و دوستان اور  
 ہا و ہوز جیسے لالہ ہا و غچہ ہا اور الف و نون صفت کا جیسے خدان  
 و گریان اور یا کے تنکیر جیسے مرد و دوستے اور وال مضاعف کا  
 جیسے دید و بودا و رنوں تخصیص جیسے سین و زرین اور حرف مند  
 جیسے در و مند سعادت مند اور بعض الفاظ عربیہ میں جیسے مونات و سلمات  
 و است اور ہندی میں نون و الف مصدری جیسے کناستنا اور واد و نون  
 جمع کا جیسے یارون و دوستوں اور علامات مضارع ہندی جیسے دیوے و ہووے  
 اور چلور ہوا اور سوتا ہے روتا ہے اور علامات فاعل کی جیسے جانی و الام ہونو  
 اور بکری مرغی یا مائی گھوڑے قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب حرف زوائد علامت کسی کلمہ کے  
 آخر سے دور کر دیا جائے تو قافیہ درست نہ رہے مثلاً گفت و شنید و یار و دوست  
 و در و سعادت کہ اسکا قافیہ درست نہیں ہے میر تقی علی افسوس سے رکے سبیا  
 کہول آگے عند لیونک : چن من بول گویا آج میں تیرے شہد دن کے : عیب  
 اگر صبر کلام آسانہ متقدمین میں اقم ہو کر ہزار لازم ہے محمد کمال اسمعیل صفحہ ۱۱۰  
 وقت کی ان شعروں میں کس طرح پر عیب ایطاکا واقع ہوا ہے کمال اسمعیل ہزار  
 شعلہ رات شعاع آفتاب ستار از نغمہ خلقت نسیم خوش دشن : امی عجب ہنر شہر  
 ارچہ سبزلنگ شد : چون ہمہ سالہ ز خون لعل میاید خورش : باز حیرت چون نہ بیند  
 و شازا مرغ دل : ہر مجھ مرغ نیم سبل جانی افند و ترشش : کرد و دل خوش تظاول  
 رنجت خصم یک : کہ گمش سخت آواز گزر گراننش سرزنش : سایہ حقست یارب سایہ اش  
 پائیدہ دار : زانکہ فرضست از میان جان دعای دولتش : تشریح جو کجہ آخرا بات میں

حصہ بجا کر واقع ہو وی خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ قبل ایسا جلی سے ہی اگر بطریق  
 تجنیس واقع ہو حسن کلام سے ہی جیسے لفظ یوں کا اس قطعہ میں شاعر اور میرزا  
 سلیمان شکوہ خلف الصدق شاہ عالم بہادر اشعار گایان سیکڑوں سر پایت ہیں  
 دینے لگے : دیکھو جہڑے ہیں کیا منہ سے مر یار کے پھول : کسطرح لون میں بلانے  
 کروں کیونکر تعظیم : دست و پا اپنے گئے دیکھتی ہی یار کے پھول : رنگین موانگہ تو ہی  
 جلالہ زخم سیکڑوں سے : بس تو باتہ اوٹھا ظالم اسے پسیر سی : عبرت وہ رنگین او  
 سبک میوں کے چیلے : ہر اک جلا دل عاشق کو چیل : آیا دانشک برائی میں شرط انکھوں نے باہم دلی  
 صاف دنی میں بنی دیدہ ہر نیم بدلی : امانت ابداری سے جو ملک نظر آیا وہ کلام فرنگ  
 بروٹ کیا جسم طرعی کا گلا : امانت ابداری میکھوں میں عجائب ہیں درخشان ہو سکتے  
 اوسکے پہونچی کو نہ روی مہ تابان ہوئے نہیں چاہے کہ بنیاد عبارت قافیہ کی اوس پر کہیں کیا  
 اوپر ذکر ہو چکا اور اگر ضرورت ہو تو قصیدہ میں زیادہ دو تین بار سے نہیں چاہے مگر  
 بعد چودہ شعروں کے لانا جائز ہے اور ایسے قافیہ کو قافیہ شایگان کہتے ہیں شایگان  
 معنی لغت میں بیکار کے ہیں کہ کوئی کام نہ پزوری بحکم حاکم کرے از انجا کہ کام بیکار کا  
 ناقص اور خراب ہوتا ہے اسطرح ہر اس قسم کا قافیہ ہی بسبب اہتہامی و نقص نخر الکی  
 بیکار سے مشابہ ہے لہذا نام اسکا شایگان کہلئے محمد ابن منیس کا قول ہے کہ حبس قافیہ  
 روی اصلی نمودہ شایگان ہے جیسے ملو فنا اور حسن زائد او موت شایگان ہے کہ جب  
 توانی مقید میں واقع ہو نہ توانی موصول میں شعر سن خاک چنان بادم کو  
 زلف تو جہانڈہ در ششم از آب لکنا دم ترا ماند : انوری نہ در وصال تو کچھ نہ کلام  
 بر ماند نہ در فراق تو عمر ز خوشیتن بر ماند : ہمیشہ تاکہ تاثیر چودہ و گئے ابر نہ دمان

بحث اطلاق و حقی

بحث اختلاف حرف قید

غنیچہ کل را صبا بخندند چو حق طوسی بی کدکاب کہ جب قافیہ مرکب ایک جزو کر مر ہوا  
 سب مواضع میں تکرار یک معنی آمواد سکون شایگان کہیں گویا جیسے الف و نون جمع  
 اور زنا علیت کا اور یاکے تنگی اور مصدقہ وغیرہ اطلاق و حقی وہ ہے کہ جسکی تکرار اطلاق  
 نہو جیسے دانا و دنیا اور آب و گلاب اور یہ جائز ہے شعرا کی گل رخسار تو بردہ زری کی گل  
 صحبت گزار ہا کر وہ بیوت کلاب : امانت و گولی بی نہیں تیرہ و حاکمین : ایک نہ کسباجمل  
 اوس توجہ سارین و مسکین حیر آبادی مظهر حق : وہ ہر آئینہ : جلوہ گرا اوس : ہر آئینہ : تقدیر  
 غزل و قطعہ میں بعدیات شعر کہ او قصیدہ میں حمد و شاعرانہ حیرت میں تیش شعر و بعد جائز  
 رکھا ہر تہہ بیان اطلاق کا کلام شہم بن بحسب تقاضا اوس مقام کے کچھ متحرک یا بیکجا اختلاف  
 حرف قید کا بھی عجب ہے جس طرح اس شعر میں صاحب گلشن راز ہمہ اندکین اس  
 در ہمہ عمر نہ مگر وہ بیچ قصد گفتن شعر : و انضم ہو کلاس شعر میں و و عیب واقع ہو سکتا  
 ایک اختلاف حرف قید و دوسرا اختلاف حرکت ماقبل قید سو ابون سنانہ کہ خسرو  
 یک عصر : ایک درویش کو گیا ہتا گھر : مگر کلام قدما میں کچھ گفتگو نہیں کیونکہ قیامت  
 ان حیرت کنی بعد ورا کہتے ماند کی باقیاف عقلا و فصحا ذہن نشین طالب فن ہوا کرتی ہے  
 ہاں اگر در میان و حرف قریب الحسب ہم کے اختلاف واقع ہو تو بقول بعض اساتذہ جائز ہے  
 مگر حسن نہیں جیسے عدل فضل بھر بھر سعدی کہ اسے شاہ آفاق کہے کہ بعد  
 اگر من تمام تو مانی بفضل : و منہ نہ بصر و نہ شام و نہ چہرہ و نہ بھر : ہمہ و سفاکند  
 شیراز شہر : ابو اطعمہ شیرازی ایک کاشہ ہر سید در صبا : بہتر نہ ہا یا پادشاہ ہے  
 فردوسی بنام خداوند تنزیل و وحی : خداوند امار و خداوند سخن : صبا علیہ الرحمہ  
 کا قول ہے کہ عمر و شغہ کا قافیہ شعر صاحب گلشن راز میں نہایت مکررہ نا نازیا ہے

گوش فخری کی اسکی جواز و تائید میں شعرین منوچہر کی لکھی ہیں منوچہری نوروز  
 و آمدی منوچہری غلام اللہ حسن خان کی قریٰ و مرغان زغان گرفتہ را یکہ بہ یکشاد  
 زبان رومی عربی و اور مولانا شمس تیس بضرورت شعری قائل اس کے ہوی میں نقل  
 کسی شخص ایک شعر میں فطرت کی رو بر و پڑی کہ جبین ایک لفظ غلط و بدنام موزون ہوتا  
 فطرت و جواد کی پوجی جواب دیا بضرورت شعر فطرت نے فرمایا شعر گفتن جیہ ضرور  
 اصراف بعدا و مملہ مختلف ہونا فخر رویکا ساتھ ضمیمہ یا کسرہ کے ہے اور مولانا رفیع الدین  
 نزدیک اختلاف فتح کا سکون ہی اصراف میں داخل ہے اور نور الدین احمد مطلقاً اختلاف  
 حرکت و ی کو اصراف کہتے ہیں اجازہ ہذا معجم و ہم محلہ باختلاف قول ہی عجیب قافی  
 ہوا اور اصطلاح میں تبدیل ہونا بنا رویکا ساتھ حروف بعیدہ الخرج کے ہے حسب طبع  
 حاد محلہ کو باد موصدہ کو ساتھ لاوین بخلاف محقق طوسی کے کہ اختلاف قرب مخرج کو اجازت  
 کہتے ہیں جیسے ایک مصرع میں بیاض حرف رومی طاء مملہ و مصرع ثانی میں وال محلہ  
 لاوین اور یہ اردو و فارسی میں جائز نہیں مگر بوقت بدل جانے کے جب کہ لازم ہو  
 و یا چہ خوان خلیل میں طوہری فرزند استقامت خاوند رندہ کردست کجروی زہناؤ  
 نہاد کو بلفظ خراو کہ اصل میں بطاء مملہ تھا قافیہ کیا ہے ظاہر طاء خراو کو فارسیوں نے  
 بصر فاعل خود مار قرشت سے بدل کر یہ سبب قرب مخرج کے اسکو دال سے بدلا  
 مگر عربی میں جائز ہے غلو داخل عجوب قافیہ ہے کہ وہ اختلاف حرکت اور سکون  
 رومی کا ہے و مصرع میں حافظ صلاح کار کیا و من خراب کا ہے و میں نفاذ  
 رہ از کیست تانہ کجا نہ انشا ہے حال یہ حق مگو ہر بان کے ہے نہ ہو  
 یون تو غصہ شبہ بیان خدا کرے نہ غالب نہ پوجیہ مجبہ سے کہ رکعت ہے ضربان  
 رومی خود کیا

نہیں ہے بلکہ جزو دل سے ایک تاجکثر <sup>۱۱</sup> نون مصرع لفظ نکر کا بعد لفظ خدا کے کہ مقابل  
 نون رومی کلمہ مہربان کی بصورت شعری متحرک واقع ہوا ہے کہ وہ ساکن نہیں ہو سکتا  
 لا حمد و قائم الاعناق حاوی المخرقین <sup>۱۲</sup> یہ سببہ الاعلام لماع المحققین حرف ثانی  
 رومی ساکن تاجکثر کے کہ قزین: یاود کی اور یہ مرصع اختلال وزن کا ہے اس حرف کو  
 غلو اور حرف قافیہ کو غالی کہتے ہیں لغوی اختلاف حرکت اور سکون حرف ثانی  
 لا حمد لما رایت الدہر ما حطموہا یا ہا <sup>۱۳</sup> ہوز وصل کی ساکن ہے کہ بحسب عادت  
 بعض عرب کی متحرک کر کے وا کو پیدا کیا اس وا کو حرف لغوی اور قافیہ کو مقدمی  
 کہتے ہیں مکملہ لغوی اور غلو کلام فارسی وار و میں اقل الواقع بلکہ غیر واقع ہے بظاہر  
 عرب کے کہ ان کو مہربان سے مل ہے یہ عیب شعر عجب و فرس کے نزدیک اگر خلل وزن ہو  
 تو چندان اہل عیب نہیں لکھا قال اسکا کی تصنیف عیوب قافیہ سے ہی اور یہ دو طرح ہے  
 ایک یہ کہ لفظ مفرد کو دو جزو کرین ایک جزو کو قافیہ قرار دیں اور جزو ثانی اس  
 ابتدا مصرع یا بیت ثانی میں لا کر مصرع کو تمام کرین جیسے اس باعی میں حاجی  
 اسی شادی عید چون بکام دل لع نہ دائم شدہ مجوس دین غمکہ مع بد فورم <sup>۱۴</sup>  
 اہل کائنات آدمی حج ہوں ست برسم عید ہم از تو طمع <sup>۱۵</sup> بد مصرع اول کی جزا و دوم کی اول  
 جزو سے اندکیم اور مصرع دوم و سوم سے معدوم اور مصرع سوم و چہارم سے مجبور  
 برآمد ہوتا ہے فافهم دوسرے یہ کہ لفظ غل میں مکملہ معنی او اخر ایک بیت کی اول بیت ثانی  
 متعلق ہو جیسے اس باعی میں امیر خسرو دہلوی حسن کسی ترا نماند الا بد خورشید کہ ہر صدم جزو  
 آمد تا بدست کند و بای تو بوسد الا بای تو لبوی او کہ تا بوسد یا بد خال کس  
 رو سے نجاس دل سے غم یار اگر تو مجبور و کراے اپنا رخسار مگر تو دیکھ نہ رقیب حکیم

بیت لغوی

بیت لغوی



زہار دکرہ دیکھے ہر گراوسکی طرف بار نظر اگر یہ عیب قافیہ میں اسوقت  
داخل ہے کہ جب ضرورت میں واقع ہو مگر باتفاق شمسہ اعوب کے عیب قافیہ  
گو کہ کلام عرب میں کثیر الاستعمال ہے اور فارسی اور اردو گو اسکو عیب ظہم جانتے ہر  
اور اس ہر نہ چائی بر ظلم کو تکلیف نہیں دے گزرا لا چا کچھ شمسہ فیس لکھا ہے کہ اشعا  
فارسی میں ایسے تصرفات جائز نہیں ہیں مگر اس نظم میں جو سبیل ظرافت و ہزل کو  
اگرچہ بعض متاخرین اسکو صفت کہتے ہیں یقیناً مشتق ہے خان سے اور خان  
اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو امور دین میں ساتھ شخص بدیوں کے  
مستغرق و متکفل کر دیو چونکہ اس میں ہی جو ایک مصرع کا جزو ثانی میں مضمن ہے  
لہذا اس نام سے موسوم کیا تشریح یقیناً علاوہ یقیناً صفت متعارفہ شاعری سے ہے  
اقعا و عیوب قافیہ میں مراد ہے اختلاف و غیر متعادلی عروضی بحر میں جیسے  
استمال عروضی محذوف یعنی فعلوں کا بحر طویل میں اور عروضی مقطوعہ یعنی  
فعلاتن کا بحر کامل میں کہ حسب مذہب سکاکی صاحب مفتاح کے معیار نہیں زیادہ  
حسب مذہب صاحب قصیدہ خزر جیہ کو اختلاف مطلق معناد و غیر متعاد کو کہتے ہیں  
بحر رمل میں اس نظر معناد کی یہ کہ شاعر عروضی سالم یعنی متفعلن سے طر  
عروضی محذوف یعنی فعلن کے انتقال کرے بحر مدیحا کے متغیر و اختلاف بحر بحر کو  
کہتے ہیں جیسے شاعر کا بحر طویل سے طرف بحر ثانی کے کہ جو غیر جائز ہو فوج کرنا  
تحریر عروضی عیب قافیہ میں داخل ہے یہ وہ ہے کہ صبیحہ متعل  
حرف رو کمی ایسے جینہ کو ساتھ تبدیل کرن جو شائستگی قافیہ کی پیدا کرے جیسے  
خواب کو داو کے ساتھ بدل کر گاؤ کے ساتھ قافیہ کرن نوی گزری دیو

دم کا وہ بر سرش چندان بزن کا یہ بچاؤ: عہد الدین سفرنگی بروزین سرمنشا  
 پر از رویہ: سر را مکن آشیخ کا لیو: غلط کر دم درین صوت کہ گفتم: زرخندان کا رشتہ  
 سیو: لفظ سیو کو کہ اصل میں سبب بیاسے موجدہ تھا بسبب کا لیو در یو کہ او کو ساتھ  
 بدل کر سیو کر دیا اور ظاہر کیا کہ مین نو غلطی کی اس صوت میں کہ زرخندان یا کر کو  
 سیو کہا اور یہ مصرعہ دوسری ہے مشترک با ظہار اختلاف حرف و می تشبیہ استمال  
 ان اشعار میں تصرفات اہل لسان کہ ہو ہے پس یہ سخن ما سخن فیہ سے ہو کہ محض پرست  
 قافیہ کے کیا گیا تغیر اختلاف قافیہ کا ایک جگہ زیادت ایک حرف کا ایک شعر میں  
 اور ساتھ کمی کے شعر ثانی میں جسے کار کو سر کے ساتھ مٹنے کرین یا مانند اس  
 قصیدہ کو کہ قافیہ جکا جم اور نم ہوا اور کچھ شعر اوسین لکھیں کہ قافیہ جکا جام و  
 نام کرین اور اگر البعا کر دیوین تو عیب میں داخل نہیں جیسا کہ شیخ احمدی اس قصیدہ میں  
 کہ مطلع اوسکا یہ ہے مطلع نماز شام کہ اگر درش قضا و قدر زبا م جرم بقیاء و خسر و خاؤ  
 بعد چند ابیات کے اشارہ تغیر قافیہ کا کرنا ہو شعر نہایت قافیہ را ایک الف زیادہ کہم:   
 بشرط آنکہ نگیرند خروہ اہل ہنر مطلع سوال کر دم از ان نور دیدہ ابرار: کہ ای بدات تو  
 آور دکائنات قرار: تشریح اگر شاعر اپنے عیب کو ظاہر کر دیا کہے تو وہ عیب  
 نہیں رہتا محض صفت شعری ہو کر وصل محسن کلام ہو جاتا ہے جیسے باعی میں سفرنگی  
 اور شمیم آذری نو قصیدہ میں ظاہر کر دیا بدرالدین حاجی ای شاعر اندانی اکھانوع  
 اقوانہ بر دفتر مصا ورنہ اسم تو پندی: پندی میں زاسے تیر خوبی کی تبدیل زال مجہ کے  
 ساتھ اکھا ہے کیونکہ حرف و می اس قصیدہ کا زار مجہ ہے جیسے بازی و نازی سر فرازی  
 تشریح اختلاف روی کا ظہور و خفا میں داخل عیب ہے مثلاً ایک جگہ ظاہر القضا

بجائے

بجائے

اور دوسری جگہ محقق ہو جیسے اس شعر میں سنائی نیک نادان دراصل نیکو نہ  
بد و ناماز نیک نادان بہ تشریح اختلاف رو کیا فقید را طلاق میں داخل عیوب  
قوانی ہے کہ ایک جگہ حرف روی کا مفید ہو اور دوسری جگہ مطلق جیسے  
اس شعر میں خیا ضی ایرانی دل ہر دج و دیدہ باری بود یہ ہر موبہ نعم نظارگی کی جگہ کہ  
رای حملہ باری مخفف باری کی ساکن ہے برخلاف رای نظارگی کو کہ تحرک کو سے تداو شدہ

کلام سہتم در انواع قوانی و متعلق کہنا

کہ تارازان عرصہ فصاحت و نیزہ افزان مبادین بلاغت شہ سواران معکہ  
والا نظر سبازان مصاف ہنوزی اسطرح پرشبد یزخامہ کو تحریر بیان انواع  
قوانی میں جولان دیتے ہیں کہ قافیہ و و طرح پر ہے معمول اور غیر معمول غیر معمول  
وہ ہے کہ بدون اس کے کہ کچھ اوسمین تصرفات کرین شالیستہ اس امر کا ہو کہ محل  
قافیہ میں واقع ہو جیسے قصیدہ کمال اسمعیل کے اس مطلع میں مطلع تراشت  
بخت مرار روزگار دست بد نام نہر سد بسر زلف یار دست بد زند لکھنوی تین  
چلن بار کو دیاسے زاسے بدو دیکھتی ہی دیکھتے کیا یا دون گناہے بد آتش سزا ہے  
اپنی جو دے یار سحر کا جگنا شب وصال میں گستاخیو گستاخی کا کیا نتیجہ معمول وہ  
کہ بواسطہ تصرف شالیستہ محل قافیہ کے ہوا اور نہ تو طرح پر ہے ترکیبی اور تخیلی  
ترکیبی وہ ہے کہ ترکیب و لفظ سے حاصل ہو یا جہود و لفظوں سے حافظ شہزادی  
چراغ روی تراشم چرخ پروانہ ہر بجان تو از حال خویش پروانہ لفظ پروانہ مصرع او  
لفظ واحد مستقل بخلاف مصرع ثانی کہ لفظ پروانہ سے مرکب ہو امانت آتش  
رنگ سے حالت مری کیا کیا کہنوی بدو لکی اوقات ہر صورت پروانہ ہوئی بدو

جگہ

مجموعہ

مجموعہ

مجموعہ

سوز مہمان کی کسی کو خبر اصلاً نہ تھی نہ شمع کی طرح جلا میں تھوڑی دیر ہوئی وہ آباد رخ ہو چکی  
 ہے فرقت میں کلائی مجھ کو تیرے گل کی مانند نہت سر کل کی مجھ کو نہ امانت یادوں آخر کو میرا وہ  
 تری بیشانی ہو جو میں کہتا ہوں ہاگہن تیری پیشانی پر اور قافیہ کو تجھ میں مرکب بھی ہوگا  
 تجلی ہو کہ ایک لفظ کو حصہ کرے ایک قافیہ میں ہاگہن حصہ دینا کہ یہ قافیہ لفظ ہے تو ہر  
 ترکیب کے ساتھ لفظ پیدا اور شل اوکو کے لادینا کہ ایسی صلاحیت پیدا کرے کہ ساتھ نہت اور  
 ایک قافیہ میں جمع کرے جیسو اس شعر میں شعر و آئینہ مری تو گونج رہا ہے : انا ربی الی پیدا  
 اور یہ طومر کمال سچا صفائی لفظ کا کو اپنے مقصد میں کہ مطلع جب کبھی مطلع ہوگا  
 سخت مار روزگار دست : ہزارم لیرید لیر زلف یار دست : قافیہ اسوجہ سے کیا کہ  
 حرف وال کو جانب ردیف سے اعتبار کیا گیا کہ کتابہ کمال سچا لفظ ختم نہیں  
 قرآن ہمیکند : ہزار مری سعد و ایچ آہنٹ کار دست : قفیل بت من کرد اسرخ از خا  
 دست : ہول بیچارہ ام از خون قدا دست : ہزار مری بجزا کہ اگر دست  
 روزی بہا دست : اس غول میں خفا صفا ضیا کا قافیہ ہے اور دست ردیف  
 بضرورت لفظ قافکہ قدا دست : مقابل لفظ خا کہ رند ہین تو چلن ایر کے دیا  
 زائے : ہو دیکھتے ہی دیکھتے کیا پاؤں نکلے : اس غول میں کہ لے کو  
 ردیف قرار دیکر زائے اور نکلے اور دوشائے اور ہلاے لاکر شاعر کتابہ  
 زند لکھنوی کیا کتابہ ہے ہر بار تجھے قفل کر دے گا : اک جان ہے باقی اسے تو نے  
 کہ خدا لے : سوز مری جان جاتی ہے یار و سبنا لوہے کیلے میں کاٹا کر ہے  
 خا لوہے جلونکی بری آہ ہوتی ہے پیارے : تم اس سوز کی اپنے حق میں علانی  
 آتش طریق عشق میں مارا پیرا جو دل شکا : یہی وہ راہ ہے جس میں ہے جان کا

کہ شکر و شراب صاف نہ باقی رہے تو اسے باقی بڑھاتا ہے کہ چھوٹے کچھ بڑے کچھ میں نشہ طبع کا  
آباد لکھنوی چشم برابر گراں ہے ابھی کا بل کا بوجہ دوش سے اونکی سہلکنا نہیں  
آنجل کا بوجہ بڑھو رہا اونکو لگے سے ابھی ہیکل کا بوجہ ایسے نازک ہیں کہ اوٹھتا ہے  
نہیں بلکہ بوجہ بڑھانے دو دو پٹا تو اپنا مل کا بڑھاتا وہاں ہون کمین ہی ہو ہلکا بڑھو اور  
علیٰ ہذا العیسٰی سعدی کی در بیان کے تشنہ یافت بڑھو ہون از مٹی رحمت  
نیافت بڑھو کہ تجنیں مفروق بھی کہتے ہیں بر خوف یہ اندکے کہ تجنیں مرکب مجمع  
شعر حافظ اور امانت میں تشریح بعض سادہ نے کہا ہے کہ معمول میں نیا یوسفانی  
تلفظ پر مبنی ہے لہذا کی و پیش حروف کی اور و کتابت قابل اعتبار نہیں قلیل ہے  
سیوہ باغ جان غنچہ نو بڑھو نخل چشمہ آب خضر از لب تو بڑھو ز عالم خبر گیر اسے من فدا  
کہ صبر و قرار از دم رفتہ بے تو بڑھو مگر احسن نہیں ہے تشریح عطا اللہ حسین نے  
کہا ہے کہ شعر کے متقدمین معمول تخیلی کو عیب سے شمار کرتے تھے مگر تاخرین  
اسکو صفت میں داخل کرتے ہیں اور اصل میں یہ بات نہیں ہے اور  
شمال الدین فقیر نے دونوں قسموں کی نسبت میں لکھا ہے کہ یہ دونوں قسم سناتے  
بشکل یکے مگر اور بفارصہ نہ لاوین ورنہ داخل عیوب ہے

کلام ہشتم در تشریح قواعد ضروریہ و فوائد عجیبہ

تشریح اول ہاے ہوز الفاظ ثنائی میں بحالت واقع ہونے کے وسط کلام میں  
اگر واجب کذف نہ ہو جیسے کہ وجہ و نہ تو حرف ردی ہو سکے ہیں اور اگر ردی  
ایطامین نہیں ہے حافظ اسے دوست ترا و دوست کہ دار و جز میں بجا جو بدت دوست  
چہ دار و جز میں بڑھو کہ روم خوش بدت ظہیم گفت بڑھو ہم کت دوست نذر و جز میں بڑھو

تحریر

تشریح دوم بعضوں نے الفاظ عربی جیسے مونات و سمات اور دولت نصرت  
 و رحمت و عبادت و رحمت و نفقت و صیوت و طلعت کا قافیہ کیا ہے اور ایطامین شمار  
 نہیں کیا چنانچہ پابندی اسکے سعدی علیہ الرحمہ نے بنیاد قافیہ کی ایک حرف پر  
 کیا قال نے البستان سعدی خان نادرا قنادور وضعہ ہے کہ در لاجوردی طبق  
 بصدقہ بان اگر ہاے ہوز کو غیر محفوظ کہیں بسبب خلاف قید کے تو نامقبول ہے  
 کیونکہ یہ اختلاف حرف علت میں اگر چہ روی مطلق ہو جائز نہیں اسطرح خوشام  
 و فضیض کا قافیہ نہیں ہو سکتا و آسم ہو کہ اگر شعر صرف ہو تو نہ البطلہ مذکور بالا قابل  
 حرف گیری یک گونہ نہیں رہتا کیونکہ یہ و یف عیب قافیہ کو چھوڑتا ہے حافظ  
 اول سرار دہ محبت اوست بدیدہ آئینہ دار طلعت اوست آتش وودن کی نذر  
 رہے ہم منہ ہوے جوش جنون فی نزل و کیا جب ہر جہ ہوے ہر مگر متاخرین  
 اسکو ناجائز سمجھتے ہیں بان اگر تکرار حرف ماقبل ناہم و قافیہ کے متحد ہو تو بہتر ہے  
 جیسے اضافت و ضیافت صباحت و ملاحت مگر مصافت و غلامت بنا کے خطا کا  
 قافیہ جائز نہیں ہے تشریح سوم نیرالدین احمد نے لکھا ہے کہ بعض حرف زائد  
 مشہور الکریب ایسے ہیں کہ جب اون سے اور حرف ملتا وین اور مشہور الکریب  
 زہین تب حیثیت حرف روی کی اون میں آجاتی ہے جس طرح پر لون زریں  
 اور پارین کا مشہور الکریب ہے لائق روی کے نہیں ہے بان اگر ہاے ہوز  
 مجاہد سے جیسے زریں و پارینہ تو جائز ہے مگر اخذ ان و گراین جائز نہیں مگر  
 خند اند و گراید کا قافیہ باندہ شا جائز ہے اور جو کہ محمد ابن تسبی نے کتاب البحر میں  
 جمع کرنا ان الفاظ کا جائز رکھا ہے قابل اعتبار نہیں تشریح چہارم وافی بن

تحریر

تحریر

کہ اگر کرم درم و حرم و برم کا قافیہ ہو تو سیم برم کا حرف روی مین ہو گا نہ کہ وصل کا  
 اگر برم اور سیم احد بشم کے ساتھ قافیہ کرم کا ہو تو سیم کرم کا حرف وصل کیا جاوے گا  
 کیونکہ مقابل حرف وصل کے وقع ہو ہے بخلاف درم و حرم کے کہ سیم اسکا اصلی ہے  
 لہذا برم کا سیم اصلی قرار دیکر روی ٹھہرایا گیا تشریح پنجم جائز ہے حرف وصل کو ساتھ حرف  
 روی جزو کلمہ کے قافیہ کرنا ضروری گویم زیرا درش نیز از پدرش نہ ترسم بغیر از خداوند  
 عرش زندگ آبا ہوں اس حور کی پیداوگری سے نہ او بجا و بجا اب دل کو کسی  
 بری سے نہ گوا حسن نہیں بسبب اختلاط کثیرہ کے اشعار فارسی عربی و  
 اردو میں حدود کو پہنچا ہے اور ممنوعات میں اس کو شمار نہیں کرتے تشریح ششم  
 جائز ہے کہ ایک شعر میں تین یا چار قافیہ لاوین یا اگلہ نام شعر کو مستفی کرین بلکہ یہ اصل  
 صفت ہے جامی ازین صحرا جدا خاصہ بے کن نہ وزیرین سودا سودا نامہ طلی کن  
 منظور عینی عنہ واجب التمجید خلاصہ و کرم نہ لازب التمجید رزاق و رحیم نہ تشریح ہفتم  
 درست ہے کہ واسطے حضرت قافیہ کے ہائے ہوز کو انصاف کو یوں درندگی کسی شیخ و  
 کہا بیٹھے نہ دلو پر دانہ سان جلا بیٹھے نہ کشتگان و فاشید ہوے نہ اب پڑہن آب  
 مرثیہ بیٹھے نہ عباس بن علی جام ٹوٹا بہت بدست کہ مینا ٹوٹا نہ دل عاشق کی بھی کچھ  
 قدر ہے تو ٹوٹا پڑا نہ کہانے ہوئی پیرتا ہوں یہی نوی نوی پر نہ کوت کہ پانک لیا جب  
 کوئی شنبہ ٹوٹا نہ تشریح ہشتم الفاظ ہندی میں جو حروف ہندی مخلوط المتقطعی  
 بہا و بہا و ٹھا و جھا و دھا و ڈھا و ٹھا و کھا و گھا واقع  
 ہوے ہین تانبہ میں بقیال حرف واحد فارسی کے باندہ جھا و ہین  
 آتش لگنوی سانس کا زہر وہ گیسو ہین او گھنے والے نہ ہو جو شیم

چھلکے کو مین چیلنے واسے جو منہ اوٹھتی ہی ترے بزم سے سب دھندل کر گئے  
 وے یار رہ گئے کہ جو تے غش ڈی ہوہ : ذکی عمر ہر دام محبت سے نکلتا معلوم :  
 ایسے دریامین ہون ڈوبا کہ ادھینا معلوم : تشریح ہم جارہے کہ یہ حرف تحریر میں مخلوط کیا  
 ہون اور قطع قافیہ میں بجایے ایک حرف کو تصور کیے جاوین سودا نہ کہینچ ای شانہ اُن کو  
 بیان سودا کا دل لٹکا : اسیرا تو ان ہے ہند سے ریخ کا جٹکا شرر مٹی نگہ کی حاجت ہے  
 مل گاہو : جوان رسد ملی آنکھوں میں شربت گدلا ہوا بقلق ہونا کہ اسقدر مرگنہ ہے :  
 صفہ ورد بان اژدر ہے : تشریح دو ہم قافیہ میں جم عربی یا جم فارسی کے ساتھ جم ہندی کو  
 روی قرار دینا سن قبیل عیوب توانی ہے مثل شک و سنگ کے کجیا کہ تشریح اکفامین جٹکا  
 تشریح یا فرہم جٹکا چاہے کہ جس طرح ہر الفاظ عربی کو ساتھ فارسی کے مانند قرآن و ان  
 کے قافیہ کرنا درست ہو اسبطر لفظ ہندی کو الفاظ عربی و عجمی کے ساتھ قافیہ کرنا درست ہے نہ  
 ہزاروں خون ہو سیکوٹوں حلال ہوہ تمہارے ہاتھ جو سندھی کو لال لال ہوہ :  
 و منہ برسوں میں مر یاری کی لیکر جتائی : مدت میں اباد صبارا ہیر آئی و لہ دوسی بہت مجھے  
 نہ تہے برہ و صبر کیا کاوش کی نجد سے اہل دیر : سودا آدم کا جسم جبکہ خاصریں لٹا :  
 کہہ آگ چہ ہی تھی کہ عاشق کا دل بنا : تشریح دو اژدہم کلام مطلق منقسم دو قسم :  
 منظوم و منثور منظوم میں قافیہ جزو ماہیت شہد کا ہے جیسے کہ کہنے میں اشعار  
 موزون متغنی : اور نظم و نثر سبیل عام و خاص کے ہے بس شعریں وزن کا ہونا  
 مستعد شاعر مشروط ہے بخلاف سکا کی کر کہ تعداد سکون نزدیک شرط نہیں : اور بوجاق  
 نہ حاجی کو نزدیک برخلاف جمہر اساتذہ کو اون اوزان کا ہونا ہی شرط ہے کہ جن پر عرب  
 اول نے شعرین ہوزن کی ہون اور نظم اور نثر میں صرف وزن فارق ہے چنانچہ شمس غنی

تشریح

تشریح

تشریح

تشریح

تشریح



اصنافی اور برہان کے لکھا ہے اور برہان نے یہی کہا ہے کہ کلام موزون اگر مثنوی  
 ہو تو شعریہ ہر نہ نہیں حاصل یہ ہوا کہ کلام ناموزون شریہ اور موزون نظم ہے اور  
 نظم مثنوی شعریہ اور غیر مثنوی غیر شعر ناموزون بلا قافیہ شریہ ہستیم محمد گیلانی اور شاکر  
 اساتذہ فراتی ہیں کہ مجموع وزن و قافیہ کا ہونا منظوم میں شرط ہے لہذا شریکی تین قسمین  
 کی ہیں ایک شعر سجع حسین قافیہ ہوا اور وزن ہندو ستر شرم جز حسین وزن غری ہوا  
 مگر قافیہ ہنوتیسرے شعر عاری حسین نہ قافیہ ہونہ وزن پس بحسب قول زخشدی  
 و محمد ابن منیس شمس غری و مولانا جامی و عطاء اللہ حسین و صاحب مجمع الصنائع کے  
 صریح و مثنوی ہوا شعر کا شرط ہے ہ فقیر مولف منظوم و غرض تو نے ہن شرح و ضبط بیان  
 اپنے رسالہ میں یہ موبد الشعراء میں لکھا ہے ہ شعر سجع سیر و ہم مستزاد میں کلام اساتذہ  
 مختلف ہیں کہ آیا جزو منظوم ہے یا مثنوی شمس غری و مولانا رفیع الدین فراتی ہیں کہ  
 منظوم ہے کما قال مولانا الرفیع وان اختلف اے القافیہ فان کان وزن المصراع  
 تناسب التقطیع والقافیہ بعدایات الرابعی والغنڈل و مصاربعہا مثنوی شریہ محمد گیلانی  
 و صاحب لطائف اللغات و نظام الدین احمد صاحب مجمع الصنائع مجوز کلام مثنوی ہونے کے لہذا  
 کما قال محمد جیلانی المستزاد کلام منظوم مستزاد بعد مصراعہ اولیہ فقرہ تین انشود لوز الدین احمد کا  
 کلام اگرچہ جانب شمالی ہے مگر تبصریم نہیں کما قال فار و ہم بحسب آئکہ ہر قافیہ کہ زوائد  
 مستزادست صادق نسبت یہ آہاد و آخر مصرعہا و بدینا مثنوی شہند اشقی ہا مگر اتفاق اسے  
 کہ مثنوی ہوا مستزاد کا لازم ہے اور مستزاد کا ایک جزو ہونا اجزاء بحر اوستی نظم سے شرط ہے  
 وزن و مثنوی ہوا جامیہ ہا کمال مستزاد میں ایک جزو وزن رباعی کا بعد ہر مصرعہ رباعی  
 لایا کرتے ہیں اور یہ دو قسم میر ہوتا ہے مثلاً اگر مثنوی شمس کا اوس فقرہ مختصر مثنوی

مستردا الزم کہیں اگر معنی فقرہ پنجمہ نمونہ تو مستردا عارض کہیں کہ جرات جادہ  
 نگہ چپ ہو غضب تہرے کھڑا اور قد ہے قیامت فارت گردین وہبت کا فر ہے  
 سراپا اس کی قدرت بہین بال بھی کھڑے ہو کھڑے ہو دیوان دہار بہ جون شہلاہ  
 ہو دود و اور رنگ رخ بار ہے گویا کہ بیوکا بہ اور تہیہ راحت

### کلام نهم در حقیقت و کمیت زبان اردو

عذر خدمت میں طالبان فن متین اور شائقان سخن شہین کہ نقاد و نقود توانی و دوز  
 اور صرف ذنا نیز شہ سخن لطیف کو بہن یہ ہے کہ زبان اردو بذاتہ ایک زبان  
 نہیں بلکہ یہ زبان السنہ متونہ یعنی عربی و فارسی و ہندی و سنسکرت و ترکی کے  
 ترکیب پاکر نام زبان اردو مشہور ہوئی لغت میں معنی اردو کے  
 لشکر و فوج کہہ میں جو کہ فوج میں ہر ایک ملک کو متوطنین رہا کرتے ہیں لہذا لشکر  
 مختلفہ سبب گفت و شنود یکدیگر اور قیام اور مجاہد کی بجائی کی باہم مستہزم و مرکب  
 ہو گئی اور یہ زبان عصر نصفت اثر حضرت شہاب الدین صاحب قرآن ثانی شاہ جہا  
 نازی نور اللہ تربتہ میں ایجاد ہوئی اور اب باعث مرور عرصہ محمد و قحط  
 سجدہ کی از بس مصنف و مجلہ ہو گئی و منہج ہو کہ شعراے متقدمین اور فضیلا طبعہ و لہجہ  
 اکثر الفاظ مثبٹہ ہندی مثل لفظ پون و زمین و سکھ و سنگ وستی وغیرہ اشعار میں مذکور  
 کہ ان کو حضرات بنوا متاخرین نے چھاپا نہیں غیر فصیح و معیوب جانکر اپنے کلام سے متروک کیا  
 اور اب باب فصاحت زبان اردو عند الفصحاء المتاخرین یہ ہے کہ وہ الفاظ عربیہ  
 و فارسیہ متعارفہ متعل ہوں جو محاورہ عام و خاص میں بلا تکلف و تصنع سز ہو کر  
 اور ایسے کلمات ہندی جنہا فات و جمع و حروف روا بط و غیرہ حروف و امثال کلمات ہندی

ضروری الاستعمال مروجہ کلام خاص عام گفتگو میں آوین جو بلاتامل وقت کے  
 صادر ہوا کرتے ہوں فقیر مؤلف فی نظر میں اوں اشعار اردو کو لکھا ہے کہ جتنے  
 قوافی میں الفاظ مروجہ زبان اردو یعنی فارسی باغری یا ہندی مضحکہ ہوں اور  
 اوں اشعار جن میں الفاظ مکروہ ناہندی یا اسنے دیگر غیر متعارف ہوں نہ لکھا کیونکہ  
 الزام اس سالہ میں اظہار قوافی زبان اردو کا کیا گیا نہ زبان ہاٹوں اور کتب گوئی کی  
 لیکن اشعار متقدمین جن میں الفاظ متروکہ فصحاء متاخرین راقم آئیں نے لکھو و سہ نظر  
 اقتباہ از باب شوق اطراف نظیر کے تحریر پائی علاوہ ازیں رسائل قوافی فارسی میں  
 ملاحظہ کر لیا جاوے کہ اکثر الفاظ عربی مثل نقاب و حجاب اور نقادول و تقاضی وغیرہ محمولہ  
 موجود ہیں قوافی موجود ہیں گنج بیشتر حالانکہ فارسی بنفسہ ایک زبان علیحدہ اور جدا ہے  
 بخلاف اردو کہ جسکی ماہیت ظاہر ہے قطع نظر اسکے یہ رسالہ جامع ہے قوافی زبان  
 و فارسی وغیرہ کا لہذا ہر زبان کی نظر اور بحث سے گفتگو کی گئی ظاہر ہے کہ الفاظ فارسی  
 عربی باہم با یکدیگر متبرج و مختلط ہو گئے ہیں کہ طالب تحقیق بعض وقت حجاب کتب نبات کا ہے  
 اس سبب بعض الفاظ اردو کا حال ہے جسے کتب نے بار بار اور بعض نے نشان اور  
 الا و بے تشدد ان اوزار ان معنی آرزو اور بعض معنی بہت اور لالہ یعنی بہت دوست ہے ہا  
 الفاظ دیگر ایسے سنیل ہو گئے ہیں کہ کیونکہ نیز زری عند الملاحظہ کلام شہرہ فارسی میں بعض  
 اتفاق سائنیں برادر بعض اختلاف مزید زبان پر سکوا اعتبار کر کے تین تہیمہ سمجنا چاہیے کہ محاورہ  
 اردو کا دو قسم پر مشتمل ہے ایک محاورہ عام دوسرا محاورہ خاص محاورہ عام ہے  
 جو نسبت گفتگو عام ہے رکنا ہو محاورہ خاص وہ ہے جو منسوب گفتگو شعرا و فصحاء زبان  
 ہوا اور یہ دو طرح پر ہے ایک محاورہ متقدمین شعرا کا اور یہ زمانہ مرزا رفیع سودا اور

میزگ ہے دوسرا محاورہ شمس تاخرین کا کہ ذوق وغالب و نام و آتش وغیرہ میں  
پس لازم ہے کہ جو کوئی تفع کرے یا کسی کلام پر پسند لاد تو متغیر زبان آگاہ نہایت  
اشعار و کلام پر ہنسک ہو نہ کہ زبان اقدم متقدمین عام پر تبصرہ قدما کے نسبت نہ لائق  
ہیچان ازراہ وطن و دیواری کے بنین کہنا بلکہ نظر آتیاہل ذوق و فصاحت طلب کے  
تحریر ہوا و آخر ہو کہ متقدمین غفر اللہ لہم نے عمدہ ناقص جا کر اوسکو نہیں کہنا بلکہ یہی کھٹکنا  
حسن بقال و نکاحا بقضا اوس وقت کے تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حسن و قبح ہر ایک اشیا کا  
بعد عمر و دور دور کی معلوم ہوا کرتا ہے جسے زبان ارس مانہ میں نی لکھی گئی بلکہ سوانے  
ہے قصائد میں اور میر نے ایسی زبان لکھی ہے کہ تاخرین جن پر ہنسک و ہستال کرتے ہیں

### خاتمہ کلام لطافت انجام نیرت التیام

الحمد لله علی ادیت بجامع الکلم و امرة بان اصل سے محمد حبیبہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم  
و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبده و رسولہ  
اما بعد عارض و شیر و جمیلہ اور خزانہ باکرہ حسینہ رسالہ کلام شافی در بحث قوافی کا  
کہ جب کا مطلع خورشید نام تاریخی ہے مع کرانیا لہ حرہا اللہ عن الکفارہ میں ماہ صفت  
انتشار طبعیت و وقوع انواع اضطراب و کلفت کے غارہ حسن اتمام اور گلگونہ لطف  
اختتام سے زمین زیبا ہوا و آوریلی بیان اوسکی حمد و شخوایان محبوب و شان صدائے  
قلم شکستہ رقم اپنی محنت جان فرسائی برآباد ہے کہ کچھ اوصاف اس عجائباتہ کی تحسینا  
تقریر و نظم تحریر پر لاد کر فرما صائب مانے آئے صائب صفایا فی ثنائے خود بخود گفتن و  
ترصائب و المختصر وقت مطالعہ کو حسن و قبح اسکا منکشف ہو جاوے گا کہ ازین خدمت میں صاحب  
ذوق و آداب شوق کے یہ کچھ کفر افراہ خلاق عظیمہ غایت قولہ بقول اوراق مسودہ رسالہ بنا

مطالع خوشبخت

فقط تا و بدل کرمت سب برقت و در ب نظرائی دست بدست لیکن بین در شهرت  
 زی ہے اب بکرم و لطف فراوان اس نسخہ صحیحہ مجددہ سے مطابق الیون اور تعلیم سالہ فراوان  
 معی موفورہ فراوان شجرہ پوش کر بخجائی رسی طعنہ فرن بیکہ چم نفس بشر خالی اخطا بود  
 تتمہ و ہذا آخر اکتب قلبی و خرج من مئی تو فین الصد و منہ الاعانت والحد و کان ملک  
 واسطہ اسنتہ الاحد و الثانی بعد الالف و المائین من ہجرۃ سید الاولین و الآخرین  
 فی المقام فورۃ الاکبر یعلق بالصلع للث نور النعم خلصا من الموحس انفس انیہ الوساو  
 الشیطانیہ پوشرفا مقام الوصول و او صدنا بعالم العقول و احضنا من الزائر شرف العادی  
 قطعہ تاریخ تراویدہ ابر کلک نیسان موجود قوانین فصاحت موسس اساس علمت  
 شاعر با تکلیف نادر طویری آئین بلیغ یکتا ضمیمہ بی ہمتا کرمی سید نعمت علی  
 چہرہ اموی تخلص بخوش سلمہ اللہ تعالیٰ

تصنیف نمود چون کلام شافی منظور علی بلخ جہان ثانی بناریم چوبت بہر شائق بقفا کہ خزینۃ العاد  
 ۱۶

و منہ دایم ضمیمہ
------------------

و کلام شافی آن منظور احمد اہل علم و سبکہ رسک سکا گو ہر اسہ در رفت و از پے تاریخ  
 اوشد جوش را از سبکہ فکر با تفسی از غیب باش مطلع خوش گفت

نثر تقریط از نتیجہ طبع آسمان پیوند منشی حریری منزلات شاعر عصری مشرب مدق و قائل  
 فصاحت و محقق حقائق بلاغت خدیو جہان تازہ نگار تافلہ سالار نادرہ طرازی  
 سر لوحہ بیاض مخدانی سر آریہ حقیقہ نگار والی ہبار بوستان ستانت و ذہانت مہر خیل  
 وراثت و فراست باد کار قدما خلاصہ احبابان احباب منشی محمد مبارک حسن خان صاحب  
 رئیس بریلی منضم محکمہ نبد و بست ضلع للث پور شمت بوذیل گنہد و ام و ام

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد موفور و ثنائے نامحصور اوس مخور سخن آفرین کو شایان ہے کہ علم عقل کل جسک  
 دبستان بلاغت کا طفل مجید خوان ہو اوسکے کلمات قدرت کا مد میں چار مصالح برجستہ ہوں  
 اربعہ رباعی ہے موزون پڑا اور جو اس خمسہ ایک شخص پر مضمون پیش جت عالم او کو دیوں  
 بالعدہ کا سدس پر بہارہ اور موالید ثلاثہ اوسکے بیاض صحت میں شلت و یکپ مزہ دار پڑا رکنا  
 مختلفہ کو ترکیب و بکتر ترکیب بند اول پسند فرمایا: اور از فراہ کائنات کو باہم تقصین کر کے ترجمہ بندیا  
 اور تحفہ درود و صلوات و ہدیہ تحیات زاکیات اوس صدراکان رسالت کو سراوار ہے کہ جسے غرض  
 بحر طویل صلاوات کو یمن عنایت مدید سے صحیح و سالم سائل نجات پر پہنچایا ہو راستہ سے مسکو  
 جہاد میں ضرب جسام کلام رجز انتظام سے فصاحت فصحا عرب و عجم کو حسن فرمایا: بحر قیاق  
 نازہ فراق کو مفرید رحمت سی شربت وصل معشوق حقیقی بلایا: اور اسیر زندان محبت کو  
 قید غم سے چھوٹایا: اگر وہ انبیاء و خلیل مرسلین میں کسی کو اوسکا سترواق مذکور اور حسب کلام شام  
 اوس موسس تاسیس شریعت و طریقت کا کو کمال حاصل و حاجت نیلایا: ایسا اللہ علیہ السلام ہی ہو علم پس از حمد و صلوات  
 قافیہ سخنان نظم بلاغت اور ناظران موزون کلام سراپا فصاحت پر مضمون رسبہ کو فی زمانہ شائع ہو  
 بازار جہان کے معدوم و معقودہ اور ابواب قدر دانی و جوہر شناسی حجاب علم و ہنر و دیباچہ زبان کو  
 سخن طرازی کہ تقاریر ابواب سخن محرم میں متاع گلان با سخن کو خفیت بخاں وین اور وزن کلام موزون آت  
 مصنف کو نین سچا پیرش بیات پر ہمار کو بہر از خانہ ویران از حب بھجی میں نکات شاعری و خواص سخن و پیر  
 لپ چاہے ہر بندہ انظراف و خواص عوام انتفاض کا وہ امام جناب سید طالب نور سی عصر عصری ہر صدی کا  
 نظامی و ران غنی اول خاتون ثانی رشک و فردوسی محسنی حاصل اجل حکم کس تا ہر فائق معقول و معقول  
 واقف حقائق موزون و معقولان کلمہ کلام کیا معنی ہے رب و رباعی و رباعی و رباعی و رباعی

حاجی اسس بہ جات غوی مولانا وسپہ ستادنا و مرشدنا حضرت مولوی حکیم سید منظور احمد صاحب  
 مدظلہ العالی فی حبلی افس بیانی کے مقابلہ میں شاعری جرات نہیں کہ دعویٰ نظم زبان پر لکاوے اور سی  
 دبیر عالی تحریر کی مجال نہیں کہ بزم شاعری قلم اویسا کہ نظم پر سوز و درد آمیز اور کلام کا نام لکھنا  
 و حال ہے چہ ازل مذاق کو اور کلام اشار ابد کے ذوق و شوق کمال ہے یہ مصباح عصر کو رنگت سودا  
 بہ صریح برجستہ اور کبارق خرمین ہستی اعدا ہے بجان امد اگر ارباب ان او کو رخاٹ قلم کو مبارکی  
 و تزیینہ گری کو لکنا و اما ان صدف لابی ابد اگر نہ بہرنا و اور اگر مسلم بار او کے دبستان سخن میں ترس  
 نہ لیتا نہ عہد لیلیان چین کو نغمہ ہاے مہزون کا سبق نہ دیتا نہ خانہ و دریاں او کا سر حسو ہاے مسخو  
 گو یا و الفقا رہے یہ صریح قلم اعجاز رقم سے صولت لغت بہر آشکار ہے یہ بلو جب خواہش اہل جاب  
 و غزالی اہل اصحاب یہ رسالہ فن قافیہ میں تصنیف فرمایا یہ قتل حکمانہ انکھون نے دیکھا نہ کا نون نے  
 سنا یہ بجان امد بجزہ تلاش حضرت مصنف دام مجدہ قابل تحسین و مود ہزار آفرین ہاے بالہر بعثت  
 خجست اساتذہ منقہ میں مستوسطین اور موجب فخرنا خرمین ہے یہ مضیم و بیع اس نام نہ گذشتہ و گذشتہ  
 بہین بہت کچھ گذری اور بجز ذہانت میں اسطے شخص البیور درغور و جواہر منظوم کے او نون ہاے تہہ پڑ  
 ہاے مگر بجز انزل اول پر کہ یہ اور بجز حسرت کچھ ساتھ نہ لیکنے فی الحقیقت یہ رسالہ مقدمہ اکبش ہے  
 سعارک شعرو شاعر بکا و اور ذوق التاج ہے حال خجری کا یہ بقولے مشک آنت کہ خود ہو وید  
 نہ آنکہ عطار گویا تصدیق کلام مخیف عند المعاینہ ہو جاگی قلم کو جرات نہیں جہستایش لکے  
 زبا کو طاقت نہیں جو موح سولی کرے یہ دعا خالق اکبر اس تالین لطیف کو مطبوع طبع کا نام  
 فرما و اور بعض بخش مہر خالص و عام کرے یہ سایہ بلند پایہ حضرت ستاد و مدظلہ العالی  
 مفارق سترین ہو و اور کلام کرامت الیام اعجاز انجام کی تاثیر سے قلوب مریدین کو طالع بخشنے آہن بحیرہ الہی الامین  
 اشارت صرف حضرت مؤلف یعنی جناب مولوی سید منظور احمد صاحب قافیہ مجیدہ مہر مبارک حسن بلوی

فصاحت و تحقیق شعر و سخن زندہ کن مضامین نو و کمن سر و قدر ارباب  
سیر سید فرزند حیدر تخلص بہ صفدر شاگرد میر علی اوسط ترک گمنوی  
رہے فضائل منظور احمد فی جاہ بہ بیان سحر سے ادھکا تو سحر تالیف بہ کتاب علم قوانی میں  
وہ قوانی بہ کمال گوہر کوفین بہ بی سالیف بہ ردیف قافیہ کیا کیا ہر ایک طرح میں کلمے بہ کلام  
کہ یہ ہے قدرت خدا تالیف بہ مجاہد کیسے جو اشعار کی اس سیارہ نظر سے گذری نہیں السیو شفا  
تالیف بہ کرب بیان کوئی وصف ادسکی کس اور نہ سے بہ حصول معانی ہے جانظر اہیت بہ  
ہر ایک سطر پہ دل بستگی میں نصف پری بہ رنگ مار حسینان ہے دلربا تالیف بہ صفت میں  
امکے یہ ارباب علم کیون نہ کہیں بہ ہونی قلوب کی تالیف کی تالیف خدا کو فضل سے منظور  
کورٹ فی بہ زور علم و فراست اسی کیا تالیف بہ غنی ہر معنی پڑھ کے کہوں کو شاعران جان بہ  
بے مثل نسخہ کسیر کیا تالیف بہ لکھا یہ صفدر سحر بہ بیان و مسائل تمام بہ رسالہ علم قوانی میں اب تالیف  
جناب مولوی منظور احمد علی طباطبائی بہ کتاب کہ قافیہ فن میں کیا تصنیف قوانی بہ دوم توشیح سال  
مجموعہ حکیم صاحب صفدر کتاب بحث علم قافیہ تاریخ تالیف

۱۱۶۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دور غر قطعات مجسمات تاریخ تالیف و اتام و انطباع کتاب فصاحت و کتاب علم قوانی میں  
تصنیف لطیف جناب کرامت آب گل سر سبز کشن آفرینش بہ عیل شاخسار دانش و نبش  
محل ایجا بر دیدہ شاہد حقیقت بہ دہم باروی عروس طریقت بہ جوہر شمشیر لیاقت بہ آب و رنگ  
تصویر صلاقت بہ جامع مقول و منقول شاہد مولوی فرید و اصول بہ سرمد فضلا سے روزگار  
سر دفتر علمای کبارہ و ادو و فعال یوسف جلال کیوان خدمت عطار دوز قلم مقبول درگاہ صدیہ  
مولوی سید منظور احمد صاحب و الانساب بہادر تحصیلدار کوثر علاقہ ریاست ترواد اہم صاحب



از صفت سرا با شرف تاج انکار گوهر بار شاو غنا شیخ خود گرامی و حید زمان اوست و جہا  
آفتاب فلک خنوزی ثا ہتاب سپہ شاعری رنگ فردوسی و ملوئی غیرت نوزی نوزی شہسوار  
سیدان بلاغت شوطی سکرستان فصاحت ہنر برہنہ جادو کلامی رنگ دریاے بحر نظامی شفیق  
شعر و سخن زندہ کن معنائین نوگوشت منشی سید فرزند حیدر مخلص جہ صغیر خف ارشد سید  
منشی سید سید حیدر مرحوم ساکن شہر فرخ آباد محلہ بگنہ شاگرد خاص شوکت اخخاص جاب غفر  
سر علی وسط صاحب رنگ صغیر لکھنوی رائے کر بلاے علی نواز سورقہ تاج الطباع  
لکھا ہے مولوی منظور احمد فرسالہ وہ بے عیان ہے ابج جس کے صاف تحریر قوافی کا  
جب میں تہذیب مہر مہر سبک فقیر ہے دستار ابج پر ہے کیا ہی تقدیر قوافی کا  
سری لفظوں سے غنہ فرود سار سارین اشارہ بی گردون سے تیز قوافی کا  
منشی موزمان اہل عرفان جو پرستی ہے وہ اک اعجاز ہے جیسی یہ تاثیر قوافی کا

یہ کیونچی شکل سال طبع کلک فکر صغیر نے  
چپا دکھا مرتفع اب تصاویر قوافی کا

<p>ایف نہ گویا ہے صاف اہل نظر کا یہ آفتاب ستراج ہے نجوم و مستر کا یہ آفتاب کیا معنی ہو بیان کو ہے گہر کا یہ آفتاب باعث بجاہے نور سحر کا یہ آفتاب نقشہ دہان و حال دگر گاہ آفتاب وہ ماہتاب او دہر کا او دہر کا یہ آفتاب کلا سپہر علم و ہنر کا یہ آفتاب</p>	<p>تہذیب اس سالہ کی میں کیا کروں بیان منظر چشم اہل معانی کی دل سے ہو کتے ہیں اس کے وصف میں فقر شایان ہے ہر ذلیف مطلع نور شہید حسن میں حرف و نقطہ و مد سے دکھا آفتاب صاف وصف و ذلیف و قافیہ کیا ایں چپ کر تو تاریخ ان طبع یہ صغیر کی رسم</p>
--	---



کہ جسکی شناسکو بھی بڑا بہ ہے سمت میں یہ طبع کا سال صغیر ہے یہ تصنیف منظر پر چھپ رہا ہے نریا  
حسن میں غور میں یہ سال ہے سب کو کب خوشنود بصر و سادہ عیسوی صغیر نے لکھا  
سال طبع و اختراستہ و بصر و سادہ  
ایضا اس سالہ کی میں تعریف کروں کس ہوشیہ ہے یہ نگہستہ نگاہ فصاحت اجاڑ  
پر چھپتا تاریخ مسیح جو کوئی اور صغیر و تم ہی کدو درو راہی ملاغت اجاڑ

یقیناً نیاں طبیعت فطری تفسیر متہ الحشیش معارف شاعری شاعر نامور سید ابن حیدر صاحب  
سلسلہ اندالاکو ہوئی جبکہ تاریخ کی جھگوڑ کہ ہو شکستہ جس سے احوال طبع و غرضتہ نامور ہوئی  
مجھے اہل نظر سال ہم منہ سلمہ اس سالہ کو فن قافیہ میں شاعر و لاجواب مجھو تم و جیدہ کرب  
اسکی ساری این و مولود انتحاب مجھو تم و نوز و تنویر و سر ملندی میں در و کوشل قیاب مجھو تم و  
سال تمام اسے غرضتہ اب و حسن و کتاب مجھو تم و

قطعه تاریخ رشتہ میان طبیعت گوہر بار صبر ہر بلاغت و مخموری خدیو کشور فصاحت  
و مسمی پروری مقدمہ الحشیش معارف عبارت آرائی و ممانت سر آمد فصاحت زمانہ نئی شرا  
حکیم محمد علیم الدین صاحب المتخلص بہ علیم رئیس قصیدہ راجیکہ منصفانہ قنوج گزرا و انعام کا  
بند و بست علاقہ ریاست ترہ دادم و ولایت تاریخ تصنیف

۱۔ طرفہ تالیف و رسالہ کتب	۲۔ مجید اکبر و منور ہندوستان
۳۔ سال تصنیف و کتب و تاریخ	۴۔ غیر حسرت سے کہیوں ہو جاوے
۵۔ رنگ و کوہنہ رسالہ کتب	۶۔ خوش و ہنر بلبل و خوش گزرا
۷۔ گل جہان میں یہ بھرنا ہے	۸۔ خوش و ہنر بلبل و خوش گزرا
۹۔ خوش و ہنر بلبل و خوش گزرا	۱۰۔ خوش و ہنر بلبل و خوش گزرا

ایضاً تاریخ طبع منہ سلمہ

جب ہوا طبع مطلع خورشید و جایجا اسکا ہو گیا شہرہ فکر تاریخ جو عظیم کی بدین یک  
 مکان میں یہ آئی حدیث سربالین پکارا ہفت غیب : کیا ہی نگہ بستہ سخن چایا  
 ۱۲۹۹ھ ہجری  
 ایضاً اولہ و اقصیٰ

جب چپا یہ رسالہ نادرہ فکر تاریخ کی ہوئی پیدا و خورشید میں کیا جواسمین عظیم :  
 نامگمان غیب سے یہ آئی حدیث کیا یا نسخہ اہل طبع نے : طبع بے مثل و نہ نظیر کیا  
 ۱۲۹۹ھ ہجری  
 ولہ سلمہ خباب سید منظور احمد کہ وہ بین اہل فن کے قدر افزا و نگہ عالم فرانی میں سالہ  
 نہیں نہیں ہوتی اوسکی پہلا و پرواہ مطلع خورشید مہر سووم : جہان میں ہر جگہ نور  
 کیون نہ شہرہ بنین متاخرینوں سے یہ ممکن : کہیں اسکے مقابل میں رسالہ : کیا تاریخ  
 ارشاد و محکو : کیا طبع میں جب چپے وہ نہخا : ہوئی جو فکر محکو ہر تاریخ : تو ہفت آگہ و آفتاب  
 نظامی عربی و مجددی و ناخ :

ایکے رشک سے بہرہ ور : یا

تاریخ طبع کتاب نوافی سید محمد بن حمید متخلص غصنف شاکر و جاب سید محمد فرزند حمید متخلص

<p>کیا خوب چپا وادہ رنگین رسالہ                  چپے کیا تاریخ مسیحی ہے غصنف                  غصنف رسالہ گپ طبع کو                  کہما سال یوں اوشہ اعتبار                  جو منظور احمد ہے عالی ہم                  غصنف سہ مجھ سے تاریخ طبع</p>	<p>پہلے کے سخدا نون کو گشت طرب ہے                  سلک در شہوار مضامین عجیب ہے                  ۱۲۹۹ھ ہجری                  بحالہ خوشی سر سہ آج ہے                  ۱۲۹۹ھ ہجری                  بیانیہ اہل نظم آج ہے                  ۱۲۹۹ھ ہجری                  بیانیہ اداسی ہے کیا کتاب                  ہے بے مثل زیبا و پاک</p>
--	--

## فهرست رساله فیض مقالہ مطلع خورشید در بحث قافیه

صفحه	تذکرہ	صفحه	تذکرہ
۲	دیباچہ	ایضاً	تذکرہ نامتہ و نامتہ برنامتہ
۴	بحث تصنیف رسالہ	۲۲	بحث ریس
۷	کلام اول در تعریف قافیه و مسطر و معنی	ایضاً	بحث اشباع
	و وجہ تسمیہ آن	ایضاً	بحث خندہ
۱۱	کلام دوم در تعریف ردیف و حاجب	۲۳	بحث توجیہ
	و معنی و وجہ تسمیہ آن	ایضاً	بحث مجری
۱۳	کلام سوم در حروف قوافی و معانی	۲۴	بحث نفاذ
	و وجہ تسمیہ آن	۲۵	کلام پنجم در القاب قوافی و وجہ تسمیہ آن
۱۳	تعریف روی	ایضاً	بحث مترادف
۱۵	تعریف ردف	ایضاً	بحث متواتر
۱۷	بحث حرف قید	۲۶	بحث سدا رک
۱۸	بحث حرف تاسیس	ایضاً	بحث مترکب
ایضاً	بحث حرف و خیل	ایضاً	بحث مکمل و س
۱۹	بحث حرف وصل	۲۷	بحث القاب منسوب بقوافی
ایضاً	کلام چهارم در اسماء حرکات قوافی	۲۸	کلام ششم در بیوت قوافی و معانی و وجہ تسمیہ آن
	و معانی و وجہ تسمیہ آن	ایضاً	بحث اقوا
۲۰	بحث حرف خروج	ایضاً	بحث اکفا
۲۱	بحث حرف مزید	۲۹	بحث سناد

صفحه	تذکره	صفحه	تذکره
۲۹	بحث ایطای حلی	ایضاً	بحث معمول ترکیبی
۳۱	بحث قافیه شایگان	۳۸	بحث معمول تحلیلی
۳۲	بحث ایطای خفی	۳۹	کلام هشتم در تشریح قواعد ضروریه فواید
ایضاً	بحث اختلاف حرف قید	۴۲	کلام نهم در حقیقت و کمیت زبان آردو
۳۳	بحث اصراف	۴۶	خاتمه کلام
ایضاً	بحث اجازه	۴۷	تاریخ تصنیف از جناب جوش
ایضاً	بحث غلو	ایضاً	نثر تقریر از منشی محمد مبارک حسن خاں صاحب
۳۴	بحث تعدی	۴۹	اشعار مصنف حضرت مولف رساله
ایضاً	بحث تضمین	۵۰	قطعات تاریخ تصنیف از نواب
۳۵	بحث اقعاد		محمد واجد علی خان صاحب
ایضاً	بحث تجرید	۵۱	قطعات تاریخ تصنیف از حضرت صفدر
ایضاً	بحث تعریف روی		فرخ آبادی
۳۶	بحث تغیر	۵۲	قطعات تاریخ طبع
ایضاً	بحث اختلاف روی و ظهور و خفا	ایضاً	قطعات تاریخ از حضرت صفدر
۳۷	بحث اختلاف روی در تقیید اطلاق	۵۵	قطعات تاریخ از حضرت غضنفر
ایضاً	کلام نهم و انواع توانی و متعلق آنها	ایضاً	قطعات تاریخ از حضرت علیم
ایضاً	بحث قافیه غیر معمول	۵۶	قطعات تاریخ از حضرت سید ابن حیدر

محمد محمد کتاب مطلع خورشید مع فهرست و ابع نامی منشی نو کشورین بقام کنند  
بماه مارچ ۱۳۴۴ مطبعه بهائی